(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لیے)

ماہنامہ

انصاراللہ

نحن انصار اللہ

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

Majlis Ansarullah

CELEBRATING | 1940-2015 | 75 | YEARS

مئی 2015ء/رجب،شعبان 1436/ہجرت 1394 ہش

مہمان خصوصی مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کے ساتھ مجلس انصار اللہ پاکستان کے ناظمین اعلیٰ علاقہ جات کا گروپ فوٹو (برموقع سہ ماہی میٹنگ 8/مارچ 2015ء) تقریب پرچم کشائی لوائے انصار

عبادات و دعاؤں کا رُوحانی پروگرام

حسبِ ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ، ہر جمعرات نفلی روزہ رکھیں ۔انفرادی طور پر نمازِ تہجد اور جماعتی ترقی کیلئے دعاؤں کی عادت ڈالیں ۔جہاں ممکن ہو جمعہ کو نمازِ تہجد باجماعت کا اہتمام کیا جائے ۔نیز دو نفل روزانہ ادا کر کے غلبہ دین اور اپنی حفاظت کیلئے دعائیں کریں ۔نیز خاص طور پر ان دعاؤں کا کثرت سے وِرد کریں جن کی تحریک جماعت کی جوبلی اور خلافت جوبلی کے موقع پر خلفاء سلسلہ نے فرمائی ۔جن کا ذکر ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 30 رمئی 2014ء میں کرتے ہوئے ان میں مزید تین دعاؤں کا اضافہ فرمایا۔

- سورۃ فاتحہ۔اس کو بہت زیادہ پڑھنا چاہئے۔
- دُرود شریف۔جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں اس کا بہت زیادہ وِرد کریں۔
- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 25)
  اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ۔اللہ پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔اے اللہ! رحمتیں بھیج محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر
- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (آل عمران:9)
  اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تُو ہی بہت عطا کرنے والا ہے۔
- رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (البقرہ:251)
  اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔
- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ (سنن ابی داؤد کتاب الصلوۃ باب مایقول الرجل اذا خاف قوماً)
  اے اللہ! ہم تجھے ان کے سینوں میں ڈالتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔
- اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ
  میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں جو میرا رب ہے، ہر گناہ سے اور میں اس کی طرف توبہ کرتے ہوئے رجوع کرتا ہوں۔
- رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 556)
  اے میرے خدا! ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔اے میرے خدا! شریر کی شرارت سے مجھے نگاہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر۔
- رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (آل عمران:148)
  اے ہمارے رب! ہمارے قصور یعنی کوتاہیاں اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں ہمیں معاف کر اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد کر۔
- يَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَآئِيْ وَ مَزِّقْ اَعْدَآئَكَ وَ اَعْدَآئِيْ وَاَنْجِزْ وَعْدَكَ وَانْصُرْ عَبْدَكَ وَ اَرِنَا اَيَّامَكَ وَ شَهِّرْلَنَا حُسَامَكَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ شَرِيْرًا (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 426)

اے میرے رب! تو میری دعا سن اور اپنے دشمن اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔آمین

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 20 رجون 2014ء)

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

ماہنامہ انصاراللہ

Majlis Ansarullah
CELEBRATING 1940-2015 | 75 | YEARS

● مئی 2015ء۔رجب،شعبان 1436ھ۔ہجرت 1394 ہش ● جلد 47/شمارہ 05 ● ایڈیٹر: محمود احمد اشرف

فہرست

● اداریہ	4	● مثالی اطاعت	21
● آیت استخلاف	5	● برکات خلافت	22
● خلافت......	5	● سفارشات شوریٰ 2015ء	26
● قدرت ثانیہ	6	● شراب کے نقصانات	35
● عربی منظوم کلام	7	● پھلوں سے شفاء	36
● حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام	8	● ایک ایمان افروز واقعہ	37
● خلاصہ خطبات ماہ مارچ 2015ء	10	● انسانی جسم کے دلچسپ اور حیرت انگیز حقائق	38
● قادر کی دوسری قدرت نے ہر بیت جھڑ کو گلبار کیا	15	● اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کردو	39
● تعارف کتب	16	● اعلانات	39
● وہی شاخ پھل لا سکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو	17	● اخبار مجالس	40

فون نمبر 047-6212982
فیکس 047-6214631
مینیجر 0336-7700250
ویب: ansarullahpk.org
قائد اشاعت: quaid.ishaat@ansarullahpk.org
دفتر: ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org

مینیجر و پبلشر: عبدالمنان کوثر
پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
اشاعت: دفتر انصاراللہ دارالصدر جنوبی، ربوہ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، چناب نگر
سالانہ چندہ 300 روپے
فی پرچہ: 25 روپے

اداریہ

خواب اور حقیقت

ایک معمولی عقل وشعور رکھنے والا انسان بھی وحدت اور تنظیم سے وابستہ عظیم الشان فوائد کا انکار نہیں کرسکتا۔تاریخ عالم میں رونما ہونے والے تمام تغیرات اور انقلابات تب ہی کسی تعمیر وترقی پر منتج ہوئے ہیں جب ان کے نتیجے میں کوئی فکری و عملی وحدت وجود میں آئی ہے۔اور یہ ایک عام فہم حقیقت ہے کہ کسی امام،لیڈر اور قائد کے بغیر ایسا ہونا ناممکن ہوتا ہے۔عالم ......میں ہمیشہ امامت اور خلافت کی ضرورت اور اہمیت کو محسوس کیا جاتا رہا ہے۔اور اس کے قیام کے لئے کوششیں کی جاتی رہی ہیں۔ایک بچہ بھی اس امر سے آگاہ ہے کہ آج دین حق کی طرف منسوب ہونے والے تمام ممالک جس انتشار کا شکار ہیں وہ صرف ایک ہاتھ پر اکٹھا ہو کر ہی ختم ہوسکتا ہے۔خلافت کا یہ خوبصورت تصور آج بھی زندہ ہے مگر مشکل یہ ہے کہ اس ادھورے خواب کی یہ بنیاد ہی ناکافی اور نامکمل ہے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ وہ خلافت جس کے قیام کی پیش گوئی سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمائی تھی اس کی نظری اور فکری بنیاد محض مذکورہ بالا فلسفہ نہیں ہے۔آپ ﷺ نے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی پیش خبری دی ہوئی ہے۔یہ خلافت وحدت اور تنظیم کا باعث تو ہے ہی مگر یہ وہ وحدت ہے جو خدائے واحد کی طرف سے آتی ہے اور انسانوں کو خدا کی طرف لے جاتی ہے۔اس کے کوئی سیاسی مقاصد نہیں ہوتے۔یہ خلافت کسی انسانی کوشش کا نتیجہ نہیں ہوتی بلکہ اس کا آغاز نبوت سے ہوتا ہے۔یہ خلافت نبوت کا ظل ہے جو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے ظاہر فرماتا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

> **”خلافت سے پہلے لازم ہے کہ نبوت ہو،نبوت کے بغیر خلافت کا وجود ہی ممکن نہیں ہے۔نہ خلافت دنیا میں قائم کی جاسکتی ہے...... جب تک بگڑے ہوئے نظام پر خدا کا نمائندہ پہلے مقرر نہ کیا جائے انتخابی اداروں میں یا انتخابی نظام میں تقوی داخل ہی نہیں ہوسکتا......“** (خطبہ جمعہ فرمودہ 20/اپریل 1993ء مطبوعہ الفضل 30/مئی 1993ء)

پس کاش کہ آج دین حق کی طرف منسوب ہونے والے اور امت سے محبت کا دم بھرنے والے آسمان کی آواز کو سن لیں کہ آنے والا مسیح بھی آچکا اور خلافت علی منہاج النبوۃ بھی قائم ہو چکی۔لاکھوں خوش نصیبوں نے اس کی برکات سے اپنی جھولیاں بھر لیں مگر بہت ہیں جو اس سے محروم رہ گئے۔ یَا حَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ کہ وہ اس آسمانی نعمت کو پہچان نہ سکے۔وہ اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں۔کاش کہ وہ اس روشنی کی طرف آئیں تا اندھیروں سے نجات پائیں اور اس حصن حصین میں داخل ہوجائیں تا کہ دنیا اور آخرت میں انہیں حفاظت نصیب ہوجائے۔

القرآن

آیت استخلاف

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ۔ (النور:56)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

الحدیث

خلافت علی منہاج النبوۃ

عَنِ النُّعۡمَانِ بۡنِ بَشِیۡرٍ عَنۡ حُذَیۡفَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ تَکُوۡنُ النُّبُوَّۃُ فِیۡکُمۡ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُہَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنۡھَاجِ النُّبُوَّۃِ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ مُلۡکًا عَاضًّا فَتَکُوۡنُ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ مُلۡکًا جَبۡرِیَّۃً فَیَکُوۡنُ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنۡ یَّکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنَ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنۡھَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ۔

(مسند احمد جلد 4صفحہ 273۔ المکتب الاسلامی بیروت مشکوٰۃ الرقاق باب الانذار والتحریر)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر بادشاہت قائم ہوگی اور جب تک اللہ چاہے گا وہ رہے گی اور پھر خدا اسے اُٹھا لے گا اور پھر اس کے بعد جبری بادشاہت ہوگی اور جب تک اللہ چاہے گا قائم رہے گی اور پھر خدا اسے اُٹھا لے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

کلام الامام

قدرتِ ثانیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''سواے عزیزو! جب کہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔ اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں''

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305-306)

عربی منظوم کلام

هَدَانِيْ خَالِقِيْ نَهْجًا قَوِيْمًا

بِمُطَّلَعٍ عَلٰى اَسْرَارِ بَالِيْ
بِعَالِمِ عَيْبَتِيْ فِيْ كُلِّ حَالِيْ

قسم ہے اُس ذات کی جو میرے دل کے بھیدوں سے آگاہ ہے اور قسم اُس ذات کی جو ہر حال میں میرے سینے کے راز سے واقف ہے

بِوَجْهٍ قَدْرَأٰى اَعْشَارَ قَلْبِيْ
بِمُسْتَمِعٍ لِّصَرْخِيْ فِي اللَّيَالِيْ

قسم اُس ذات کی جو میرے دل کے تمام گوشوں سے واقف ہے اور قسم اُس ذات کی جو راتوں کو میری آہ و زاری کو سننے والا ہے

هَدَانِيْ خَالِقِيْ نَهْجًا قَوِيْمًا
وَرَبَّانِيْ بِاَنْوَاعِ النَّوَالِ

میرے خالق نے مجھے سیدھی راہ پر چلایا ہے اور طرح طرح کے انعامات سے میری تربیت فرمائی ہے

لَقَدْ اُعْطِيْتُ اَسْرَارَ السَّرَائِرِ
فَسَلْ اِنْ شِئْتَ مِنْ نَّوْعِ السُّؤَالِ

مجھے نہاں در نہاں اسرار عطا کئے گئے ہیں اگر تو چاہے تو کسی طرح کا سوال کر کے پوچھ دیکھ

رَاَيْتُ بِفَضْلِ رَبِّيْ سُبُلَ رَبِّيْ
وَاِنْ كَانَتْ أَدَقَّ مِنَ الْهِلَالِ

میں نے اپنے ربّ کے فضل سے خدا کی راہیں پا لی ہیں اگرچہ وہ ہلال سے بھی زیادہ باریک تھیں

(القصائدالاحمدیہ مترجم، صفحہ 9-11)

نمائندگانِ شوریٰ 2015ء کے نام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لندن۔ 18-3-2015

مکرم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا کہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی شوریٰ 20 مارچ سے شروع ہو رہی ہے اس کے لئے کوئی پیغام بھجوائیں۔

اللہ تعالیٰ اس شوریٰ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور احسن رنگ میں اپنی آراء پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جو مشورے ہوں اور جن کی آخری منظوری ہو جائے اس پر اللہ تعالیٰ عملدرآمد کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

گزشتہ کئی سالوں سے میں آپ کو کافی تفصیلی پیغام بھیج رہا ہوں جن کا خلاصہ یہی ہے کہ افراد جماعت پاکستان جہاں اپنی جانی اور مالی قربانیوں میں صفِ اول میں شامل ہیں وہاں بعض تربیتی امور میں کچھ کمزوریاں نظر آتی ہیں۔ پس اس طرف مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی مسلسل توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ شوریٰ کے ممبران کو، عہدیداروں کو اور افرادِ جماعت کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنی اعتقادی حالتوں کے ساتھ عملی حالتوں کے بھی اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین

اللہ تعالیٰ کے فضل سے افرادِ جماعت احمدیہ کو جب بھی کسی بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے تو انہوں نے عموماً فوری مثبت ردِ عمل ہی دکھایا ہے۔ لیکن بعض طبقوں کی طرف سے کمزوریاں جب نمایاں ہو کر ابھریں تو زیادہ خطرناک نظر آتی ہیں۔ اس لئے خاص طور پر عہدیداران اپنے آپ کو جماعت کے سامنے عملی نمونہ بنا کر پیش کرنے کی کوشش کریں۔ اگر عہدیداران کے عملی نمونے قائم ہو جائیں تو جماعت کے ایک بہت بڑے طبقہ کی جو بنیادی کمزوریاں ہیں وہ خودبخود دور ہو جاتی ہیں۔ پس جہاں آپ شوریٰ میں اور فیصلے کر رہے ہوں وہاں شوریٰ کے ممبران بھی اور عہدیداران بھی یہ ذمہ داری ادا کرنے کا عہد کریں کہ وہ اپنے آپ کو بھی اور افرادِ جماعت کو بھی زیادہ سے زیادہ MTA کے ساتھ منسلک کرنے کی کوشش کریں گے۔ اب تو

اللہ تعالیٰ کے فضل سے MTA پر علاوہ میرے خطبات اور تقریروں کے ہر قسم کے دیگر پروگرام بھی آتے ہیں جن سے اکثر علمی اور تربیتی پہلوؤں کا احاطہ ہو جاتا ہے اور جن کے سننے سے بچوں سے لے کر بڑوں تک ہر ایک کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے اس طرف بہت توجہ کریں۔ بہر حال اس ضمن میں اس خوش کن پہلو کا بھی ذکر کر دوں کہ گزشتہ دنوں مجھے بعض لوگوں کے خطوط سے علم ہوا جو یورپ سے پاکستان کے سفر پر گئے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے گزشتہ خطبات کی وجہ سے اب احباب جماعت کی (بیوت) میں حاضری میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ وہی لوگ جنہوں نے پہلے اپنے خطوط میں (بیوت) کی حاضری کے بارہ میں تحفظات کا اظہار کیا ہوا تھا، اس دفعہ انہوں نے کافی تعریف کی ہوئی ہے۔ پس جہاں تک افراد جماعت کا تعلق ہے وہ تو خلافت سے اپنے تعلق کی وجہ سے ہمیشہ ہر نصیحت پر مثبت ردعمل دکھاتے ہی ہیں لیکن چونکہ انسانی کمزوریوں کی وجہ سے ایسے معاملات میں کچھ عرصہ کے بعد پھر سستی واقع ہونے لگتی ہے تو اس کے لئے عہدیداران کو بار بار افراد جماعت کو توجہ دلاتے رہنا چاہئے۔ اس لئے تمام ممبران شوریٰ اور عہدیداران کا فرض ہے کہ خطبات میں جن باتوں کی نصیحت کی جاتی ہے وہ ان پر عمل کرنے کے لئے بار بار افراد جماعت کو توجہ دلاتے رہا کریں۔ اور اس کے لئے جس حد تک آپ لوگوں کو اور ہر طبقے کے افراد جماعت کو ایم ٹی اے سے منسلک کرنے کی کوشش کریں گے اسی حد تک ان کی کمزوریاں دور ہوتی چلی جائیں گی۔ اللہ کرے کہ افراد جماعت اپنی علمی اور تربیتی حالتوں کے بدلنے کی طرف پوری طرح متوجہ ہوں اور اس کے لئے آپ سب خاص طور پر دعاؤں پر بھی بہت زور دیں کہ ہماری ترقیات کا دارومدار ہماری دعاؤں پر ہے اور ہماری فتوحات اور دشمن کی نامرادی ہماری دعاؤں سے ہی ہونی ہے۔ اس لئے اس طرف خاص توجہ دیں اور پھر میں یہی کہوں گا کہ عہدیداران اس سلسلہ میں سب سے پہلے اپنی مثالیں اور نمونے قائم کریں۔ اللہ آپ سب کو اس کی توفیق دے اور جلد از جلد پاکستان میں احمدیوں کے خلاف جو حالات ہیں وہ ہمارے حق میں بدل دے اور قوم کو عقل دے کہ وہ زمانے کے امام کو ماننے والے بن کر اپنے ملک و قوم کو بچانے والے اور ترقی کی طرف لے جانے والے بن سکیں۔ آمین

اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو، اپنی حفظ و امان میں رکھے اور آپ کی طرف سے خوشیوں کی خبریں ہی ملتی رہیں۔

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

خلاصہ خطبات جمعہ فرمودہ حضور انور ماہ مارچ 2015ء

مرتبہ: مکرم عبدالسلام شاہد صاحب

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 6/مارچ 2015ء

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحشر کی آیات 19-20 کی تلاوت کی اور حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ارشادات کی روشنی میں فرمایا:

عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ہر بُرائی اور گناہ کی جڑ ان بُرائیوں اور گناہوں کو معمولی سمجھتے ہوئے ان سے بچنے کی کوشش نہ کرنا ہے یا ان پر توجہ نہ دینا ہے۔ لیکن یہی بے احتیاطی پھر انسان کو بڑے گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے کیونکہ انسان آہستہ آہستہ نیکیوں کو بھول جاتا ہے۔ تقویٰ سے دور ہو جاتا ہے اور مرنے کے بعد زندگی پر کامل ایمان نہیں رہتا۔ انسان عملاً ایمان کی شرائط سے دور رہتا چلا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں پھر مومن نہیں رہتا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اسی طرف مومنوں کی توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس دنیا کے آرام اور آسائش کی فکر نہ کرو بلکہ جو اصل فکر کرنے والی چیز ہے وہ تمہاری کل ہے۔ مرنے کے بعد کی زندگی اور حساب کتاب پر ایمان تمہاری فکر کا مرکز ہونا چاہئے۔ اپنے کل کی فکر کریں جہاں اعمال کا حساب ہونا ہے۔ حقیقی کامیابیوں کو حاصل کرنے کے لئے تقویٰ پر چلیں۔ انسان کل کی فکر آج کرے اس سے دنیا میں بھی سنوار پیدا ہوگا اور آخرت کی زندگی میں بھی سنوار پیدا ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں "قرآن پاک کی تعلیم وَلۡتَنۡظُرۡ نَفۡسٌ ...... پر عمل کرنے سے نہ صرف انسان دنیا میں کامیاب ہوتا ہے بلکہ عقبیٰ میں بھی خدا کے فضل سے سرخرو ہوتا ہے۔ ہم کبھی آخرت کے لئے سرمایہ حیات جمع نہیں کر سکتے جب تک آج ہی سے اس دارالقرار کے لئے تیاری نہ شروع کر دیں" (حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 67)

اپنے رحمی رشتوں کا خیال رکھو۔ اس بندھن کے ساتھ جو ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں ان کا بھی خیال رکھو۔ سچائی اختیار کرو۔ وہ خاندان جو اپنے گھروں کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر برباد کر رہے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر غور کرنے والے اور ان پر عمل کرنے والے بن جائیں تو نہ صرف اپنے گھروں کے سکون کے ضامن ہو جائیں گے، اپنے بچوں کی صحیح تربیت اور ان کو تقویٰ پر چلنے کی طرف راہنمائی کرنے والے بھی بن جائیں گے اور ان کی زندگیاں سنوارنے والے بھی بن جائیں گے۔ پس ایسے گھروں کو جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر صرف دنیاداری کی خاطر اپنے گھروں کو برباد کر رہے ہیں سوچنا اور غور کرنا چاہئے، اگلی نسلیں صرف آپ کی ہی اولاد نہیں بلکہ جماعت اور قوم کا بھی سرمایہ ہیں۔ ان کو صحیح راستہ دکھانا ماں باپ کا کام ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ لوگ دنیا کے وسائل اور ضروریات کو ہی سب کچھ سمجھ لیتے ہیں۔ دنیا کے سہاروں کو اللہ تعالیٰ کے سہاروں پر لاشعوری طور پر ترجیح دیتے ہیں۔ پھر اپنی کمزوریوں کی وجہ سے، نا اہلیوں کی وجہ سے، سستیوں کی وجہ سے اس

دنیا کے مستقبل کو بھی برباد کرتے ہیں اور اگلے جہان کی کل کو بھی نظر انداز کر دیتے ہیں۔ پس مومن کو کل پر نظر رکھنے کا کہہ کر اپنے معمولی گھریلو معاملات سے لے کر اپنے معاشرتی، ملکی، بین الاقوامی، تمام معاملات پر تقویٰ سے چلنے کی طرف توجہ دلادی۔ اور جو تقویٰ پر نہیں چلتا پھر وہ اس بات کو بھی ذہن میں رکھے کہ پھر خدا کی پکڑ میں ایسا انسان آئے گا۔

حضور انور نے کینیا کے دورہ کے حوالے سے فرمایا: ایک دعوت پر وہاں کے ایک پُرانے سیاستدان ملے اور کہنے لگے کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو بھی ملا ہوں انہوں نے مجھے ایک نصیحت کی تھی جس کا مجھے بڑا فائدہ ہوا۔ اور وہ نصیحت یہ تھی کہ تم ہر کام کرنے سے پہلے یہ سوچ لو کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اور اس کے پاس تمہاری تمام باتوں کا ریکارڈ بھی ہے وہ غالباً عیسائی تھے تو اگر ان کو فائدہ ہو سکتا ہے تو ایک حقیقی مومن جس کو خاص طور پر خدا تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے اس کو کس قدر فائدہ ہوگا کہ اپنے کام کے انجام پر نظر رکھے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے ہر عمل کو خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرنے کی کوشش کرے۔ اپنے عارضی فائدوں کی بجائے اپنے کل پر نظر رکھے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 13 / مارچ 2015ء

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ بعض واقعات بیان کئے جن کا تعلق براہ راست یا بالواسطہ حضرت مسیح موعودؑ سے ہے اور فرمایا کہ ان سے بہت سی سبق آموز باتیں سامنے آتی ہیں جن سے آجکل بھی اپنے راستے متعین کرنے کی طرف راہنمائی ملتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کو دعوت دین حق کے لئے جو جوش تھا اس کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کے خیالات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کو دعوت الی اللہ کے لئے عجیب عجیب خیال آتے تھے اور وہ رات دن اسی فکر میں رہتے تھے کہ یہ پیغام دنیا کے ہر کونے میں پہنچے۔ ایک مرتبہ تجویز کی کہ ہماری جماعت کا لباس ہی الگ ہو تا کہ ہر شخص بجائے خود داعی الی اللہ ہو سکے۔ حضور انور نے فرمایا یقیناً آپ کی یہی خواہش ہوگی کہ اس طرح جہاں ایک لباس دیکھ کر اور پھر عملی اور اعتقادی حالت دیکھ کر غیروں کی توجہ ہوگی وہاں خود بھی یہ احساس رہے گا کہ میں ایک احمدی کی حیثیت سے پہچانا جاؤں۔ پس آج بھی ہمیں یہ احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ لباس تو کوئی چیز نہیں لیکن کم از کم ہماری حالتیں ایسی ہوں کہ ہر ایک ہمیں دیکھ کے پہچان سکے کہ یہ احمدی ہے اور یہ دوسروں سے منفرد ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ دعوت الی اللہ کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ داعی الی اللہ کی شکل مومنانہ ہو۔ خدام الاحمدیہ کو نصیحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ پس میں خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ ان کی ظاہری شکل دینی شعار کے مطابق ہونی چاہئے۔ اور انہیں اپنی داڑھیوں میں، بالوں میں اور لباس میں سادگی اختیار کرنی چاہئے۔ انسان کے پاس جس قسم کا بھی لباس ہو اُس قسم کے لباس میں اسے دوسروں سے بڑے اعتماد سے ملنے چلے جانا چاہئے اصل چیز تو تنگ

ڈھانکنا ہے، نظافت ہے، نفاست ہے، صفائی ہے۔ پس واقفین زندگی کے لئے اس میں نصیحت ہے خاص طور پر (مربیان) کے لئے اور عام طور پر عمومی جماعت کے افراد کے لئے بھی کہ ظاہری رکھ رکھاؤ کی طرف اتنی توجہ نہ دیں کہ اصل مقصد پیچھے چلا جائے۔ حضور انور نے دعوت الی اللہ کے حوالے سے حضرت مصلح موعودؓ اور رفقاء حضرت مسیح موعودؑ کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے ایک رفیق میاں شیر محمد صاحب ان پڑھ آدمی تھے وہ فنا فی الدین قسم کے آدمیوں میں سے تھے یکہ چلاتے تھے ان کا طریق تھا کہ سواری کو یکے میں بٹھا لیتے جیب سے اخبار نکال لیتے اور سواریوں سے پوچھتے کہ آپ میں سے کوئی پڑھا ہوا ہے؟ اگر کوئی پڑھا ہوا ہوتا تو اسے کہتے کہ یہ اخبار میرے نام آئی ہے ذرا اس کو سنا تو دیجئے۔ جب وہ اخبار پڑھنا شروع کرتا تو وہ جرح شروع کر دیتے کہ یہ کیا لکھا ہے اس کا کیا مطلب ہے؟ اور اس طرح جرح کرتے کہ اس کو سوچ کر جواب دینا پڑتا اور بات اچھی طرح اس کے ذہن نشین ہو جاتی اور ان کے ذریعہ سے درجن سے زیادہ آدمی احمدی ہوئے۔ ضروری نہیں کہ ہمیں کام شروع کرنے کے لئے بڑے عالم آدمیوں کی ضرورت ہو بلکہ ایسے علاقوں میں جہاں پڑھا ہوا آدمی نہیں مل سکتا اگر ان پڑھ احمدی مل جائے تو ان پڑھ ہی ہمارے پاس بھجوا دیا جائے اس کو زبانی مسائل سکھائے جا سکتے ہیں تا کام شروع ہو جائے۔ پس دعوت الی اللہ کے لئے ضروری نہیں کہ علمی بحثوں اور بڑے بڑے سیمیناروں اور فنکشنوں کا سہارا لیا جائے حالات کے مطابق طریق نکالنے چاہئیں۔

جماعت کی مخالفت کے حوالے سے کہ مخالفت بھی ہدایت کا موجب ہوتی ہے حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ جب مخالفت ترقی کرتی ہے تو جماعت کو بھی ترقی حاصل ہوتی ہے اور جب مخالفت بڑھتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائیدات اور نصرتیں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ نیز آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے آ کر اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنا تھا۔ احدیت کے راستے میں پیدا ہونے والی روکوں کو دور کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کو ایک جوش تھا اور یہی جوش تھا جس نے اللہ تعالیٰ کے فضل کو کھینچا اور دین حق کی سچائی کے لئے بنیاد قائم کر دی۔ حضور انور نے واحد اور اَحد کی لغت کے حوالے سے مختصر وضاحت بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ واحد بھی ہے اور احد بھی۔ واحد سے مراد صفات میں واحد ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا ایک حد تک انسان پر پرتو ہو سکتا ہے اور اس کی اعلیٰ ترین مثال جو کسی انسان میں ہو سکتی ہے وہ آنحضرت ﷺ کی ذات ہے اور اَحد سے مراد اللہ تعالیٰ کا اکیلا ہونا ہے اور احد کے مقابلے میں کسی دوسری چیز کا تصور بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ فرمایا کہ حقیقی توحید اس وقت قائم ہو گی جب احدیت کی حقیقت کو ہم سمجھیں گے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مارچ 2015ء

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آج یہاں (یو۔کے میں) سورج گرہن تھا اسی طرح بعض اور ممالک میں بھی گرہن لگا۔ آنحضرت ﷺ نے اس موقع پر خاص طور پر دعاؤں، استغفار، صدقہ، خیرات اور نماز

پڑھنے کی ہدایت فرمائی ہے۔جماعت کو جہاں جہاں بھی گرہن لگنے کی خبر تھی ہدایت کی گئی تھی کہ نماز کسوف ادا کریں۔ہم نے بھی یہاں آنحضرت ﷺ کی سنت کے مطابق نماز ادا کی۔

حضور انور نے فرمایا: مسیح موعودؑ کی آمد کی نشانیوں میں سے ایک بڑی زبردست نشانی سورج اور چاند گرہن تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشرق و مغرب میں حضرت مسیح موعودؑ کی تائید میں پورا ہوا۔گرہن کی نشانی کا حضرت مسیح موعودؑ اور جماعت سے ایک خاص تعلق ہے۔یہ گرہن اُس طرف توجہ ضرور پھیرتا ہے جو گرہن حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی نشانی کے طور پر ظاہر ہوا اور پھر آج کا دن،اس دن کا گرہن اس لحاظ سے بھی اُس نشان کی طرف توجہ پھیرنے کا باعث ہے کہ آج جمعہ کا دن ہے اور جمعے کو حضرت مسیح موعودؑ کی آمد سے بھی خاص نسبت ہے۔پھر مارچ کا مہینہ ہونے کی وجہ سے توجہ ہوتی ہے کیونکہ تین دن بعد اسی مہینے میں 23/مارچ کو یوم مسیح موعودؑ بھی ہے۔گویا یہ مہینہ یہ دن اور یہ گرہن مختلف پہلوؤں سے جماعت کی تاریخ کو یاد کروانے والے ہیں۔

حضور انور نے رفقاء حضرت مسیح موعود کے واقعات بیان فرمائے کہ کس طرح اس زمانے میں علماء کسوف وخسوف کا تذکرہ کیا کرتے تھے اور پھر جب کسوف وخسوف کا نشان ظاہر ہوا تو اس کو دیکھ کر بے شمار لوگوں کو جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔قادیان جانے والوں کے راستے میں مخالف علماء اور مخالفین کے روکنے کی کوششوں کا تذکرہ فرمایا اور حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت وملاقات کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید اور راہنمائی کے ایمان افروز واقعات کا ذکر فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی عقل دے اور بجائے زمانے کے امام کی مخالفت کرنے کے آپ کو ماننے کی ان کو توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 27/مارچ 2015ء

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ کے بعض متفرق واقعات کا تذکرہ فرمایا جن سے آپ کی سیرت وسوانح اور جماعت کے ابتدائی حالات پر روشنی پڑتی ہے۔ فرمایا حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی آمد کے مقصد کی جن پانچ شاخوں کا ذکر فرمایا ہے ان میں سے ایک شاخ اشتہارات کی اشاعت تھی یعنی دعوت الی اللہ اور اتمام حجت کے لئے اشتہارات کی اشاعت۔یہ سب مذہبی دنیا کا ایک خزانہ ہیں۔آپ کی ہمدردیٔ خلق کی تڑپ چھوٹے اشتہارات کے ذریعہ سے بھی دنیا کی اصلاح کا درد ظاہر کرتی ہے۔دنیا کی اصلاح کے اس درد کو قائم رکھنا اور آگے چلانا یہ جماعت کے افراد کا بھی فرض ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں جب افغانستان میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینے والوں پر پتھر پڑتے تھے تو وہ گھبراتے نہیں تھے بلکہ استقامت اور دلیری کے ساتھ ان کو قبول کرتے تھے اور یہی کہتے کہ یا الٰہی! لوگوں پر رحم کر اور انہیں ہدایت دے۔جب عشق کا جذبہ انسان کے اندر ہو تو اس کا رنگ ہی بدل جاتا ہے اس کی بات میں تاثیر پیدا ہو جاتی اور اس کے

چہرے کی نورانی شعائیں لوگوں کو کھینچ لیتی ہیں۔فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں یہاں (یعنی قادیان میں) ہزاروں لوگ آئے اور انہوں نے جب حضرت مسیح موعودؑ کو دیکھا تو یہی کہا کہ یہ منہ جھوٹوں کا نہیں ہوسکتا۔انہوں نے ایک لفظ بھی آپکے منہ سے نہ سنا اور ایمان لے آئے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ دین کی ترقی کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اخلاق کی درستی کی جائے ،قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کیا جائے ،نمازیں پڑھی جائیں ۔روزے رکھے جائیں اللہ تعالیٰ پر توکل پیدا کیا جائے اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کا عہد کیا جائے۔

حضرت مصلح موعود نے جماعت کے ابتدائی دور میں مخالفین اور مخالف مولویوں کے فتوؤں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ احمدی گھروں سے نکالے اور ملازمتوں سے برطرف کئے جارہے تھے ان کی جائدادوں پر جبراً قبضہ کیا جاتا تھا لوگ ہجرت کرنے پر مجبور ہوگئے تھے ہر صبح جو چڑھتی وہ اپنے ساتھ تازہ ابتلا اور تازہ ذمہ داریاں لاتی اور ہر شام جو پڑتی اپنے ساتھ تازہ ابتلا اور تازہ ذمہ داریاں لاتی مگر اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی نسیم سب فتنوں کو خس و خاشاک کی طرح اُڑا کر پھینک دیتی اور وہ بادل جو ابتدائے سلسلہ کی عمارت کی بنیادوں کو اکھاڑ کر پھینک دینے کی دھمکی دیتے تھے تھوڑی ہی دیر میں رحمت اور فضل کے بادل ہو جاتے اور ان کی ایک ایک بوند کے گرتے وقت اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی ہمت افزا آواز پیدا ہوتی ۔حضور انور نے بعض مما لک میں مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی آواز آج بھی سہارا بنتی ہے۔حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایک رات حضرت مسیح موعودؑ دوستوں سمیت سورہے تھے حضرت مسیح موعود کے دل میں ڈالا گیا کہ مکان خطرے میں ہے آپؑ نے سب دوستوں کو جگایا اور کہا کہ مکان خطرے میں ہے اس میں سے نکل جانا چاہئے ......آپؑ نے انہیں کہا کہ پہلے آپ نکلو آخر میں مَیں نکلوں گا جب وہ نکل گئے اور بعد میں حضرت صاحب نکلے تو آپؑ نے ایک ہی قدم ابھی سیڑھی پر رکھا تھا کہ چھت گر گئی یہ امر ثابت کرتا ہے کہ اس مکان کو حفیظ ہستی اس وقت تک روکے ہوئے تھی۔

حضرت مسیح موعودؑ سے اللہ تعالیٰ کے سلوک کا ایک اور واقعہ آپؑ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں امرتسر سے یکے پر سوار ہو کر روانہ ہوا ایک موٹا تازہ ہندو بھی یکے پر میرے ساتھ سوار ہوا۔ مجھے دھوپ سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک بدلی بھیجی جو ہمارے یکے کے ساتھ ساتھ سایہ کرتی ہوئی بٹالے تک آئی ۔یہ نظارہ دیکھ کر وہ ہندو کہنے لگا کہ آپ تو خدا تعالیٰ کے بڑے بزرگ معلوم ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والے ہوں دینی سچائیوں کو پہچان کر ان پر عمل کرنے والے ہوں ،روحانیت میں ترقی کرنے والے ہوں اور توحید حقیقی کی چمک سے حصہ پانے والے ہوں اللہ تعالیٰ اس دنیا کو بھی اس پہچان کی توفیق عطا فرمائے اور خاص طور پر مسلم امہ کو بھی توفیق دے کہ وہ مسیح اور مہدی موعودؑ کے درد کو سمجھتے ہوئے قبولیت کی توفیق پائیں۔

قدرت ثانیہ

مکرم سید محمود احمد صاحب

یہ تیری کرامت ہے پیارے جو دشت کو سبزہ زار کیا
اس بستی کو آباد کیا، ہر صحرا کو گل زار کیا

قادر کی پہلی قدرت نے ہر وحشی کو انسان کیا
قادر کی دوسری قدرت نے ہر پت جھڑ کو گلبار کیا

ہر ایک نظر نے دیکھا ہے تم کتنے پیارے محسن ہو
ہر باغ سے پھول چنے تم نے ہر دل کو لالہ زار کیا

تری پیار بھری اس قربت نے اور پاک مطہر صحبت نے
ان لوگوں کو اس دنیا کی آلائش سے بے زار کیا

بن تیرے نہ کوئی چاہت ہے نہ اور کسی کی طاعت ہے
بس ہاتھ پہ رکھ کے ہاتھ ترے یہ ہم نے ہے اقرار کیا

ہر حکم پہ تیرے سب کے سب ہی جان لٹانے والے ہیں
ان تیرے چاہنے والوں نے اس بستی کو گلنار کیا

ہم مجبوروں نے اے جاناں ظلمت میں دیپ جلائے ہیں
ان دیپ جلانے والوں نے تجھے یاد ہے لاکھوں بار کیا

ہم لوگ محبت کرتے ہیں، تیرے پیار کی مالا جپتے ہیں
ترے پیار کی خوشبو سے ہم نے سب جگ کو عنبر بار کیا

(پُرورد الوہی نغمے از لجنہ اماء اللہ اسلام آباد صفحہ 59)

تعارف

گورنمنٹ انگریزی اور جہاد

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان

امسال نظارت اصلاح وارشاد مرکز یہ کی طرف سے مطالعہ کے لئے روحانی خزائن جلد 17 مقرر ہوئی ہے۔ یہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی درج ذیل تین تصنیفات کا مجموعہ ہے۔ جن کا مطالعہ ہر ناصر نے کرنا ہے۔

1۔ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد 2۔ تحفہ گولڑویہ 3۔ اربعین

گورنمنٹ انگریزی اور جہاد: یہ رسالہ 22 مئی 1900ء کو شائع ہوا۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد کی حقیقت اور اس کی فلاسفی بیان فرمائی ہے اور قرآن واحادیث اور تاریخ سے جہاد پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا ہے کہ آنحضور ﷺ اور آپؐ کے بعد کے قریب قریب دور میں بحالت مجبوری جنگیں لڑنی پڑیں۔ جو محض وقتی، مدافعانہ اور مذہبی آزادی قائم کرنے کے لئے تھیں ورنہ دین محمدؐ سے بڑھ کر صلح و آشتی اور امن وسلامتی کا علمبردار کوئی اور مذہب نہیں ہے۔ مغربی فلاسفروں اور مستشرقین کا سب سے بڑا اعتراض یہ تھا کہ دین حق تلوار کے زور سے پھیلا ہے اور وہ مذہب کے معاملہ میں جبر واکراہ روا رکھتا ہے۔ چونکہ مغرب نے مسئلہ جہاد کی حقیقت کو نہ سمجھتے ہوئے دین حق کو سخت بھیانک رنگ میں پیش کیا تھا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد بار مسئلہ جہاد پر قلم اُٹھایا۔ اور علماء کے ان خیالات کو باطل قرار دیا کہ مسیح اور مہدی کافروں سے جنگ کریں گے اور بزور شمشیر دین حق کی اشاعت کریں گے۔ اور آپؑ نے ببانگ دہل اس کا اعلان فرمایا کہ میرا مشن ادیان عالم پر دلائل وبراہین کی رو سے اتمام حجت اور دین حق کا غلبہ ثابت کرنا ہے اب تلوار کا جہاد نہیں بلکہ یہ وقت قلم اور زبان اور نفوس کو پاک کرنے کے جہاد کا وقت ہے۔ آپؑ نے اسی رسالہ میں فرمایا:

”تیرہ سو برس ہوئے کہ مسیح موعود کی شان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے کلمہ یَضَعُ الْحَرْبَ جاری ہو چکا ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ مسیح موعود جب آئے گا تو لڑائیوں کا خاتمہ کر دے گا۔ اور اسی کی طرف اشارہ اس قرآنی آیت کا ہے۔ حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَھَا“ (محمد: 5) (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 8)

پھر آپؑ نفوس کو پاک کرنے کے جہاد کا اعلان کرتے ہوئے اسی رسالہ میں فرماتے ہیں:

”**اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے۔** اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے صحیح بخاری کی اُس حدیث کو سوچو جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے کہ یَضَعُ الْحَرْبَ یعنی مسیح جب آئے گا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کر دے گا“ (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 15)

وہی شاخ پھل لا سکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو

مکرم حنیف احمد محمود صاحب

الف کی زیر کے ساتھ 5 حرفی لفظ "اِطاعت" کے لغوی معنی فرمانبرداری اور اصطلاحی معنی روحانی دنیا میں امام کی بشاشت قلب کے ساتھ ہر پسند اور ناپسند حکم پر پوری کوشش کے ساتھ فرمانبرداری کرنے کے ہیں۔ اور اس کا سبق تمام مذاہب میں ملتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اطاعت کے مضمون کو تسبیح سے مشابہت دی ہے اور فرمایا ہے کہ تسبیح کے دانوں کو ایک تاگے میں پرو کر دو، سروں (Two Ends) کو ایک لمبے دانے سے ملایا ہوتا ہے وہ دراصل امام ہے۔ جس کی ہر دانہ اطاعت کرتا ہے اور کچھ دانوں کے بعد قدرے ایک بڑا دانہ ہوتا ہے جس کے ذریعہ امام کے ساتھ دانوں کا تعلق مضبوط ہوتا ہے وہ قدرے بڑے دانے عہدیدار ہیں اور جس طرح تسبیح کے دانوں کے لئے ایک امام کی ضرورت ہے اسی طرح مذہبی دنیا میں ہمیں ایک امام کی اطاعت کرنی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"(خلافت) وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے"

(الفضل انٹرنیشنل 23 مئی 2003ء)

اطاعت کا حکم قرآن میں بیان ہوا ہے اور آنحضورﷺ نے اللہ تعالیٰ کے تمام احکام کی اعلیٰ اطاعت و پیروی کر کے ہمارے لئے نمونہ قائم فرمایا اور پھر آپ کے صحابہؓ اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور پیروی کے اعلیٰ مقام کو پا کر امت کے لئے مشعل راہ بنے۔ شراب کا حکم سنتے ہی شراب کے مٹکے توڑ ڈالے اور شراب مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی۔ رسولؐ کے سامنے دھیمی آواز رکھنے کا حکم نازل ہوا تو حضرت عمرؓ نے تو آواز دھیمی کر لی اور حضرت ثابتؓ تو گھر ہی بیٹھ گئے مبادا میری آواز اونچی نہ ہو۔ مسجد نبوی میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطاب کے دوران جب فرمایا۔ بیٹھ جاؤ تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ مسجد کی طرف بڑھ رہے تھے کہ کانوں میں حکم سن کر وہیں بیٹھ گئے اور کسی کے پوچھنے پر کہنے لگے کہ اگر ابھی میری جان نکل جائے تو کیا خدا کے سامنے اس حالت میں پیش ہوں گا کہ میرے کانوں میں آقا و مطاع محمدؐ کی آواز پڑی اور میں نے اطاعت نہ کی۔

اللہ اللہ! اطاعت کا کیا اعلیٰ نمونہ تھا جو صحابہؓ میں دیکھنے میں آیا۔ آج یہی نظارہ اور اطاعت کا اعلیٰ مقام جماعت

احمدیہ میں نظر آتا ہے۔ خلافت خامسہ کے انتخاب پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا بیٹھ جانے کا ارشاد مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کی زبانی جب نشر ہوا تو گریسن ہال روڈ پر دوست ایک دوسرے کے اوپر گرتے پڑتے زمین پر بیٹھتے MTA کے ذریعہ دیکھے گئے کہ امام کا ارشاد ہے بیٹھ جائیں۔ یہ اس لئے تھا اور ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جب تک جماعت ہے آئندہ تا قیامت یہ رہے گا کہ افراد جماعت کی گھٹی میں یہ بات شامل کر دی گئی ہے کہ امام اور امیر کی اطاعت خداوند کریم کی اطاعت ہے۔

امام کی اطاعت کی مثال اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں شہد کی مکھی سے دی ہے جو ملکہ کی اطاعت میں ایک مقوی اور صحت منداور پُر لطف ذائقہ سے بھرپور غذا شہد کی صورت میں مہیا کرتی ہے جو شِفَاءٌ لِلنَّاسِ ہے۔ اسی طرح امام کی اطاعت میں روحانی غذا فتوحات اور ترقیات کی صورت میں ملتی ہے۔ جس میں متبعین کے لئے روحانی شفاء ہے۔ بس اطاعت، اطاعت اور اطاعت ہمارا پہلا سبق اور طرہ امتیاز ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء آیت 60 میں جہاں اللہ، رسول اور (دینی و دنیاوی) حکمرانوں کی اطاعت کا حکم دیا ہے وہاں یہ بھی فرمایا ہے فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ کہ اگر تم حکام سے کسی امر میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو یعنی اللہ اور رسول کے فرمودات وارشادات کی روشنی میں نیک نیتی سے فیصلہ چاہو۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا اَلسَّمْعُ وَ الطَّاعَةُ اور اِسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا کے الفاظ میں امت کو اطاعت کی تلقین فرمائی۔ بلکہ بخاری کی ایک روایت ہے کہ مسلمان پر اپنے افسروں کی ہر بات سننا اور ماننا فرض ہے خواہ اسے اس کا حکم اچھا لگے یا بُرا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

"اطاعت صرف اپنے ذوق کے مطابق احکام پر عمل کرنے کا نام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہر حکم پر عمل کرنے کا نام ہے خواہ وہ کسی کی عادت یا مزاج کے خلاف ہی کیوں نہ ہو" (تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 15)

جناب ابوالکلام آزاد نے اس مضمون کو یوں بیان کیا ہے۔

"قرآن وسنت کے مطابق اس کے جو کچھ احکام ہوں ان کی بلا چون و چرا تعمیل واطاعت کریں۔ سب کی زبانیں گونگی ہوں صرف اس کی زبان گویا ہو سب کے دماغ بے کار ہو جائیں صرف اس کا دماغ کارفرما ہو لوگوں کے پاس نہ زبان ہو نہ دماغ ہو صرف دل ہو جو قبول کرے صرف ہاتھ پاؤں ہوں جو عمل کریں"

"اگر ایسا نہیں تو ایک بھیڑ ہے ایک انبوہ ہے جانوروں کا، ایک جنگل ہے، کنکر پتھر کا ایک ڈھیر ہے، مگر نہ تو جماعت ہے، نہ امت، نہ قوم، نہ اجتماع، اینٹیں ہیں مگر دیوار نہیں، کنکر ہیں مگر پہاڑ نہیں۔ قطرے ہیں مگر دریا نہیں، کڑیاں ہیں جو ٹکڑے

ٹکڑے کردی جاسکتی ہیں مگر زنجیر نہیں جو بڑے بڑے جہازوں کو گرفتار کرسکتی ہے“

(مسئلہ خلافت صفحہ 213 از مولانا ابوالکلام آزاد مطبوعہ خیابان عرفان کچہری روڈ لاہور)

ویسے تو اطاعت کا سبق ہر روز بلکہ ہر لمحہ ذہن نشین رہتا ہے مگر ماہ مئی کے مہینہ میں یہ سبق پہلے سے بہت بڑھ کر ہم سب کو اپنی طرف بلاتا ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد 27 مئی 1908ء کو پیشگوئیوں کے مطابق جماعت احمدیہ میں خلافت کا مبارک نظام جاری ہوا اور ہر سال اس روز ہم دنیا بھر میں جلسے، اجتماعات اور دیگر پروگرامز جماعتی سطح پر بھی اور ذیلی تنظیموں کی سطح پر بھی منعقد کر کے خلافت کے حصار میں رہنے، اسے پہلے سے زیادہ مضبوط کرنے اور خلافت سے وابستہ رہنے کا عہد و پیمان باندھتے ہیں۔ ہجری شمسی اعتبار سے یہ مہینہ ہجرت کا مہینہ ہے۔ اس ماہ فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ کی روشنی میں ہم سب خلافت کے پاک سایہ تلے خلفاء کے بیان فرمودہ ارشادات وافاضات کو حرز جان بناتے ہوئے اپنے خالق کی طرف روحانی، اخلاقی اور دینی سفر کو جاری رکھنے کا عزم کرتے ہیں۔

اس ماہ جو ہمیں بڑے سبق ملتے ہیں ان میں ایک اہم سبق تو خلافت کے ساتھ کامل وفا اور اطاعت کا سبق ہے جس کا کسی حد تک ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ایک اور اہم سبق تنظیم یعنی اپنے آپ کو منظم رکھنے کا ہے۔ جس کا ذکر اوپر بیان شدہ تسبیح کی مثال میں ہو چکا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد بار صحابہؓ کو جماعت کے ساتھ رہنے کی تلقین فرمائی اور مختلف انداز میں مثالیں دے دے کر اس مضمون کو سمجھایا ہے۔ جیسے ریوڑ کی مثال دی کہ ریوڑ سے الگ ہونے والی بھیڑ کو بھیڑیا اچک کر لے جاتا ہے۔ اسی طرح آدمی کا بھیڑیا شیطان ہے جو اُسے بہکا لے جائے گا جب وہ جماعت سے الگ ہوا۔ جسم کی مثال دے کر بھی سمجھایا اور ایک دفعہ مضبوط عمارت سے مثال دی کہ ایک مومن دوسرے مومن کے لئے مضبوط عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو تقویت دیتا ہے۔ آپؐ نے اس مفہوم کو واضح کرنے کے لئے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پھنسا کر دکھایا۔ (بخاری کتاب الصلاۃ باب تشبیك الاصابع فی المسجد)

دنیا میں جاری مادی اور روحانی نظام میں قدر مشترک امر ”تنظیم“ ہی ہے۔ سورۃ یٰس کی آیت 41 میں دنیا میں جاری نظام کے متعلق بیان ہوا ہے کہ تمام اجرام فلکی چاند، سورج، زمین اپنے اپنے مدار میں تنظیم کے ساتھ گھوم رہے ہیں اور ان میں اگر کوئی ذرہ بھر بھی اپنے مدار سے دُور ہو تو زمین تہ وبالا ہو جاتی ہے۔ زلزلے آتے ہیں اور سونامی جیسی تباہی دیکھنے کو ملتی ہے۔ اسی طرح روحانی دنیا میں تنظیم کو قائم رکھنے کے متعلق واضح احکام قرآن کریم میں موجود ہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس کی جو تشریحات وتوضیحات فرمائی ہیں۔ ہم ان کو جماعت، نظامِ جماعت، خلافت اور اطاعت عہدیداران کا نام دے سکتے ہیں۔ ان سب کی آپس میں کڑیاں ملتی ہیں اور ان کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔

تمام کرہ ارض پر صرف ایک ہی فرقہ ایسا ہے جو جماعت کہلانے کا مستحق ہے وہ جماعت احمدیہ ہے۔ جس کا ایک واجب الاطاعت امام موجود ہے۔ اس کے مبارک منہ سے نکلے ہوئے الفاظ پر دُنیا بھر میں پھیلے احمدی احباب لبیک یا سیدی

کہتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔حقیقی تنظیم، اتحاد و یگانگت اور جماعت کا نقشہ صرف جماعت احمدیہ میں ملتا ہے۔جس میں ساری دنیا میں موجود احباب ایک مبارک وجود کی آواز پر کھڑے ہوتے ہیں اور اسی کی آواز پر بیٹھتے ہیں۔تنظیم چند سو یا چند لاکھ افراد کے اجتماع یا اژدہام کا نام نہیں بلکہ فکر و عمل اور سوچ و خیال و عقائد میں اشتراک اور موافقت کا نام تنظیم ہے اور یہ نعمت صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔الٰہی نظام موجود ہیں۔جیسے قضاء کا نظام ہے۔بیت المال موجود ہے۔غرباء، بیوگان، مستحق، یتامیٰ کی دیکھ بھال۔مریضوں کی امداد اور طلبہ میں وظائف کا مستقل مضبوط نظام موجود ہے اور مَـا اَنَـا عَـلَيْـهِ وَ اَصْـحَـابِیْ کے مصداق مخلص دوست تمام دنیا میں پھیلے مالی، قالی، حالی، جانی خدمات کر رہے ہیں۔جبکہ اس کے مقابل پر غیروں میں محض حسرت، افسوس، ناامیدی کا اظہار اور خلافت کی ضرورت پر زور ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خلافت کے نظام کو شہد کی مکھی سے تشبیہ دی ہے کہ جس طرح شہد کی مکھیاں یکجا ہو کر ایک ملکہ کی اطاعت کرتی ہیں اور پھر کھانے کے لئے لذت سے بھرپور شہد تیار ہوتا ہے۔جو شفاء للناس ہے۔اس طرح روحانی نظام میں مومن ایک نظام میں رہتے ہوئے ایک خلیفہ کی اطاعت کرتے ہیں تو ترقیات، فتوحات کی صورت میں ایک غذا مومنین کو مہیا ہوتی ہے جو ان کے لئے تقویت کا باعث بنتی ہے۔ہم بچپن میں ایک کہانی پڑھا کرتے تھے کہ ایک بوڑھے والد نے اپنے بچوں کے سامنے لکڑی کا گٹھا رکھ کر کہا کہ اسے ہر کوئی الگ الگ سے توڑے مگر وہ تمام بھائی مل کر بھی اسے توڑ نہ سکے پھر اسی بوڑھے نے لکڑیوں کو الگ الگ کر کے بچوں کو توڑنے کو کہا تو ان میں سے ہر ایک نے باری باری ان لکڑیوں کو توڑ ڈالا۔پھر والد نے بچوں کو یہ نصیحت کی کہ اگر اکٹھے رہو گے تو تمہیں کوئی شخص توڑ نہ سکے گا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔لیکن اگر بکھر گئے تو پھر ہر شخص تمہیں نقصان پہنچا سکے گا۔یہی کیفیت روحانی جماعتوں میں ہوا کرتی ہے۔ایک مومن کی ذاتی اور اجتماعی تقویت خلافت سے ہی وابستہ ہے۔ایک شاعر نے اس مضمون کو یوں بیان کیا ہے۔

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

قطرہ خود فنا ہو جاتا ہے لیکن وہی قطرہ جب پانی میں ملتا ہے تو طاقت بن کر سامنے آتا ہے۔

پس آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم میں سے ہر فرد جماعت اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور روحانی خاندان میں ایسا ضم ہو کہ اس کی وجہ سے جماعتی خاندان کو تقویت ملے اور جماعت کی وجہ سے اس فرد کو طاقت ملے۔اس تقویت اور اتحاد کے اظہار کی جگہ بیوت الذکر بھی ہیں۔اور گزشتہ کچھ عرصہ سے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بیوت الذکر کو آباد کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلا رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”تقویٰ کا یہ بھی تقاضا ہے کہ ہر فردِ جماعت اپنے عہدیدار کے ساتھ مکمل تعاون اور اطاعت کا جذبہ رکھنے والا ہو۔ اور ہر عہدیدار اپنے سے بالا عہدے دار کا احترام، تعاون اور اطاعت کے معیاروں کو حاصل کرنے والا ہو۔ذیلی تنظیمیں اپنے دائرے میں بے شک آزاد ہیں اور خلیفۂ وقت کے ماتحت ہیں۔لیکن جماعتی نظام کے تحت ذیلی تنظیموں کا ہر عہدیدار بھی

فرد جماعت کی حیثیت سے جماعتی نظام کا پابند ہے اور اس کے لئے اطاعت لازمی ہے......اطاعت میں فرق نہیں آنا چاہئے‘‘
(خطبات مسرور جلد 8 صفحہ 187)

پھر حضور فرماتے ہیں کہ:

’’نظام جماعت کی اطاعت کی جائے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔پس نظام جماعت کو معمولی نہ سمجھیں۔خدا تعالیٰ کے قرب کی راہیں اطاعت کے مضمون سے گزر کر جاتی ہیں۔اس لئے نظامِ جماعت کی اطاعت کو اپنا شعار بنائیں۔ہر صورت میں آپ نے اطاعت کرنی ہے اور نظامِ جماعت کا احترام کرنا ہے۔اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جاوے تو دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔مجاہدات کی اتنی ضرورت نہیں جتنی کہ اطاعت کی،اطاعت سے عظیم انقلاب برپا ہو سکتے ہیں‘‘

(پیغام جلسہ سالانہ جرمنی 2006 ماز ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی 2006ء)

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے‘‘ (الفضل انٹرنیشنل 23 تا 30 مئی 2003 صفحہ 1)

مثالی اطاعت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

’’آنحضرت ﷺ ایک دفعہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو باہر سے آنے والے کچھ لوگ (بیت الذکر) میں پہنچ رہے تھے۔کچھ لوگ......نبوی میں پیچھے کھڑے تھے۔آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیٹھ جائیں۔چنانچہ باہر سے آتے ہوئے ایک شخص کے کان میں یہ آواز پڑی تو وہ بیٹھ گیا اور پرندوں کی طرح پُھدک پُھدک کر (بیت الذکر) کی طرف چلنے لگا۔ایک اور آدمی پاس سے گزر رہا تھا اس نے جب یہ حیرت انگیز منظر دیکھا اس کو ہنسی بھی آئی ہوگی،اس نے کہا تمہیں کیا ہو گیا ہے۔یہ کیا حرکتیں کر رہے ہو۔اس نے جواب دیا میرے کان میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی آواز پڑی ہے کہ بیٹھ جاؤ تو میں بیٹھ گیا ہوں۔اس نے کہا آپؐ نے تو (بیت الذکر) والوں کو فرمایا ہوگا یہ تو نہیں فرمایا کہ جو راستوں میں چل رہے ہیں وہ بھی بیٹھ جائیں۔اس نے جواب دیا میں نے یہ نہیں سنا کہ کس کو کہا تھا۔میرے کان نے تو "بیٹھ جاؤ" کی آواز سنی ہے اور میں بیٹھ گیا ہوں‘‘ (ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب الامام یکلم الرجل فی خطبۃ)

(خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 4) مرسلہ: مکرم فرحان احمد صاحب

برکات خلافت

مکرم مظفر احمد درانی صاحب

آج سے 107 سال قبل 26 مئی 1908ء کا دن جماعت احمدیہ کیلئے بہت بھاری تھا۔ جب امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اس انتہائی آزمائش اور گہرے صدمے کے وقت تقدیر الٰہی نے 27 مئی 1908ء کے تاریخی دن حضرت مسیح موعود کے ہاتھوں قائم ہونے والی جماعت کو پیشگوئیوں کے مطابق خلافت کی نعمت سے نوازا۔ مومنوں کے غمزدہ دلوں کو سہارا دیا اور ترقی دین حق کی ایک نئی بناء ڈالی۔ خلافت کے قیام کے ذریعے وعدہ الٰہی کا پورا ہونا ہی سب سے پہلی برکتِ خلافت ہے۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور　　ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

ایمان کی تصدیق: وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ...... کے مطابق مومنوں کی جس جماعت میں خلافت قائم ہو گی۔ وہی جماعت خدا کے نزدیک صحیح ایمان پر قائم ہو گی۔ دنیا کے لوگ اپنے ایمان کی سندیں مفتیوں اور اسمبلیوں سے ڈھونڈتے پھرتے ہیں مگر خلافت کی صورت میں سچے مومن ہونے کا آسمانی اور الٰہی سند اس جماعت کے پاس ہو گا جس میں نظام خلافت موجود ہو گا اور آج یہ سند خلافت کی صورت میں صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے اس لئے ہمیں اپنے ایمان کے ثبوت کے لئے کسی دنیاوی سند کی ضرورت نہیں ہے اور نہ فتاویٰ کفر کی کچھ پرواہ۔ کیونکہ ہمارے ایمان کی تصدیق ہم میں قیام خلافت کی صورت میں ہمارا خدا کر رہا ہے۔

اعمال صالحہ کی توثیق: ہر مذہب وملت کے لوگ اپنے انداز اور سوچ کے مطابق نیک اعمال بجا لاتے ہیں اکثر اوقات انکے اعمال کا رخ مختلف سمتوں کی طرف ہوتا ہے ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ خلافت کی صورت میں یہ برکت ظاہر کرتا ہے کہ آج وہی جماعت اور افراد اعمال صالحہ سے وابستہ قرار پائیں گے جن میں نظام خلافت رائج ہو گا۔ پس مبارک ہو ہمیں کہ خلافت سے وابستگی کے نتیجہ میں ہمارے اعمال و کردار کو خدائی تائید و توثیق حاصل ہے۔ اسی لئے تو علامہ اقبال نے بھی بے اختیار گواہی دی تھی ''کہ (۔) سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں''

(تقریر مطبوعہ ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس لاہور صفحہ 18 بحوالہ الفرقان جولائی 1974ء)

خدائی انتخاب اور قبولیت دعا: لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ فِی الۡاَرۡضِ ...... کہہ کر اللہ تعالیٰ نے خلیفہ کے انتخاب کو اپنے ہاتھ میں رکھا چنانچہ حضرت مصلح موعود اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ جس کسی کو منصبِ خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اُس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے'' (انوار العلوم جلد دوم صفحہ 47)

یعنی خلافت کی ایک عظیم الشان برکت یہ ہے کہ احباب جماعت کے حق میں خلفاء کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔ چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

خدا کا خلیفہ ساری رات جاگتا رہا: خلیفۂ وقت کی صورت میں ہمیں ایک شخص ہمارا درد رکھنے والا، ہم سے محبت کرنے والا، ہمارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، ہماری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا اور ہمارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا نصیب ہوتا ہے۔چوہدری حاکم دین صاحب قادیان بورڈنگ کے ایک ملازم تھے ان کی بیوی کو پہلے بچے کی ولادت کے وقت سخت تکلیف تھی اسی کربناک حالت میں رات کے بارہ بجے انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا دروازہ کھٹکھٹایا۔اجازت ملنے پر زچگی کی تکلیف کا ذکر کر کے دعا کی درخواست کی۔حضور ایک کھجور لائے اور اس پر دعا کر کے فرمایا:''یہ اپنی بیوی کو کھلا دیں اور جب بچہ ہو جائے تو مجھے بھی اطلاع دیں''نماز فجر پر حضور کو بتایا کہ آپ کی دعا سے رات کو جلد ہی بچی پیدا ہو گئی تھی۔حضور نے فرمایا:''میاں حاکم دین!تم نے اپنی بیوی کو کھجور کھلا دی اور تمہاری بچی پیدا ہو گئی پھر تم اور تمہاری بیوی آرام سے سو گئے۔مجھے بھی اطلاع کر دیتے میں بھی آرام سے سو رہتا۔میں تو ساری رات جاگتا رہا اور تمہاری بیوی کے لئے دعا کرتا رہا''
حاکم دین صاحب یہ واقعہ سناتے ہوئے رو پڑے اور کہا''کہاں چپڑاسی حاکم دین اور کہاں نورالدین اعظم''
(مبشرین احمد صفحہ 38)

اس کیفیت کو دیکھتے ہوئے مومنین کے ایمان وایقان میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور خدا کی ہستی کے وہ زندہ گواہ بن جاتے ہیں۔مولانا عبدالمالک خاں صاحب نے اپنی کی بیوی کو زچگی کے بعد خطرناک بخار ہونے پر ہسپتال میں داخل کروایا اور خود قادیان خلیفۂ وقت کی خدمت میں دعا کے خواستگار ہوئے۔خلیفۂ وقت کی زبان سے جس وقت دعائیہ کلمہ نکلا واپس آکر معلوم ہوا کہ اسی وقت بخار اُتر گیا تھا۔حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کراچی میں تھے جب آپ کو حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی طرف سے پیغام ملا کہ فوری طور پر ڈھاکہ بنگلہ دیش روانہ ہو جائیں۔ہوائی جہاز کی تمام سیٹیں بک ہو چکی تھیں، اس لئے آپ نے چانس پر ٹکٹ لی اور آپ اپنا سامان لے کر Airport پہنچ گئے جبکہ سیٹ کنفرم نہ تھی۔لیکن اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی حالات میں خلیفۂ وقت کی توجہ اور برکت سے اسی جہاز میں آپ کی روانگی کا انتظام کر دیا۔

اسی طرح مولانا عبدالمالک خاں صاحب کراچی میں بطور مربی تعینات تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ایک صاحب کو آپ کے پاس اس پیغام کے ساتھ بھجوایا کہ ان صاحب کو حج پر بھجوانے کا انتظام کریں۔ان دنوں حج پر جانے کے لئے بحری جہاز کے ذریعہ سفر کیا جاتا تھا۔سارا جہاز پُر ہو چکا تھا، چانس پر بھی لوگ نام لکھوا چکے تھے لیکن خلیفۂ وقت کی دعاؤں کی برکت سے وہ دوست بھی حج کے لئے تشریف لے گئے۔

تمکنت دین: آیت استخلاف وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ کے مطابق پانچویں برکت،تمکنتِ دین ہے۔دین حق کی چودہ سو سالہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ زمانۂ نبوت کے بعد دین حق کو جس قدر وسعت،ترقی اور غلبہ حاصل ہوا وہ خلافت کی برکت سے ہی حاصل ہوا۔حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ترقی دین حق کا جو آغاز فرمایا۔خلافت احمدیہ کے دور میں ان فتوحات کی داستان بڑی دلنشین اور ایمان افروز ہونے کے ساتھ ساتھ اتنی ہی پُر شوکت اور پُر عظمت بھی ہے۔

23 مارچ 1889ء کو جو قافلہ چالیس فدائیوں کے ساتھ روانہ ہوا تھا آج خلافتِ احمدیہ کے سو سال سے زائد

عرصہ پورا ہونے پر اس راہ پر چلنے والوں کی تعداد کروڑوں میں ہے جس میں ہر رنگ و نسل کے خوش نصیب شامل ہیں۔ جس کمزور جماعت کو قادیان کے اندر ہی دبا کر ختم کر دینے کا دعویٰ کیا گیا وہ آج دنیا کے 200 سے زائد ممالک میں مضبوطی سے قائم ہو چکی ہے جس میں ہر طبقۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے عوام و خواص شامل ہیں۔ قرآن کریم کے 60 سے زیادہ زبانوں میں تراجم خلفائے احمدیت کی راہنمائی میں جماعت احمدیہ کو پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ خلافت کی برکت سے یورپ کے کئی ممالک میں سب سے پہلی بیت الذکر بنانے کی توفیق جماعت احمدیہ کو ملی۔ افریقہ کے ممالک میں دین حق کی تعلیمات کی اشاعت و ترویج کا سہرا جماعت احمدیہ کے سر ہے جہاں نہ صرف خلفائے احمدیہ نے راہنمائی کی بلکہ خود حاضر ہو کر ان کی فلاح و بہبود کے سامان بھی کئے۔ خدا گواہ ہے اور ہم اس کے حضور سجداتِ شکر بجا لاتے ہوئے اقرار کرتے ہیں کہ خلافتِ حقہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دین حق کو وہ عظمت و تمکنت اور عالمگیر ترقی عطا فرمائی جو ایک جاری و ساری اور زندہ و تابندہ معجزہ کا رنگ رکھتی ہے۔

خوف کے بعد امن کا قیام: آیت استخلاف میں خلافت کی چھٹی بڑی برکت وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۔ بیان کی گئی ہے۔ یعنی خلافت والی جماعت کو دشمنوں کی طرف سے ڈرایا اور دھمکایا جائے گا مگر خلافت کی برکت سے ہر خوف امن میں بدلتا رہے گا۔ ان پُر آشوب ادوار میں احمدیوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے اسیرانِ راہ مولا نے مسکراتے ہوئے اپنی ہتھکڑیوں اور بیڑیوں کو چوما۔ ان تمام سالوں میں مصائب و آلام کے مُہیب سائے جماعت کے سر پر منڈلاتے رہے۔ مذہبی دہشت گرد خوف و ہراس پھیلانے کیلئے کھلے عام دندناتے رہے۔ مگر قربان جائیں خدائے خلافت پر جس نے ہر دکھ کو سکھ میں ہر خوف کو امن میں اور ہر موت کی دھمکی کو زندگی کی نوید میں بدل دیا، مخالفین احمدیت اور حاسدین خلافت کے مقدر میں ناکامیوں پر ناکامیاں لکھی گئیں۔ لیکن کاروانِ احمدیت اتباعِ خلافت میں آگے ہی آگے بڑھتا رہا۔ خلافت کے بابرکت سائے میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا رہا۔ اور احمدیت کا سیلاب راستے میں آنے والی ہر مخالفت، ہر رکاوٹ اور ہر خوف کو بہا کر لے گیا۔ مخالفین احمدیت خود حسرت اور ناکامی کی موت مرے۔ حکومتیں پارہ پارہ ہوئیں اور انتحاد انتشار کا شکار ہوئے۔ ہمیں انصاف سے محروم کرنے والے آج خود اپنے لئے انصاف کی تلاش کیلئے گلیوں اور سڑکوں پر دھکے کھا رہے ہیں مضبوط کرسی کا دعویدار در در سے رحم کی بھیک مانگتا رہا مگر کوئی اس کی مدد کو نہ آیا اور سولی کی لعنتی موت اس کا مقدر بنی۔ اپنے آپ کو سب سے زیادہ طاقتور سمجھنے والا فوجی آمر وقت کے خلیفہ کے اعلانِ مباہلہ کا شکار ہو گیا۔ جس کے بارے میں فرمایا تھا کہ:

تمہیں مٹانے کا زعم لے کر اٹھے ہیں جو خاک کے بگولے　　خدا اڑا دے گا خاک ان کی، کرے گا رسوائے عام کہنا

اس سلسلے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا:

”آئندہ بھی مخالفت ضرور ہو گی اس سے کوئی انکار نہیں ہے...... اس مخالفت کے بعد جو وسیع پیمانے پر اگلی مخالفت مجھے نظر آ رہی ہے وہ ایک دو حکومتوں کا قصہ نہیں اس میں بڑی بڑی حکومتیں مل کر جماعت کو مٹانے کی سازشیں کریں گی ...... میں آئندہ آنے والے خلفاء کو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم بھی حوصلے رکھنا اور میری طرح ہمت و صبر کے مظاہرے کرنا اور دنیا کی کسی طاقت سے خوف نہیں کھانا۔ وہ خدا جو ادنیٰ مخالفتوں کو مٹانے والا خدا ہے۔ وہ آئندہ آنے والی زیادہ قوی مخالفتوں کو بھی

چکنا چور کر کے رکھ دے گا۔ اور دنیا سے ان کا نشان مٹا دے گا۔ جماعت احمدیہ نے بہر حال فتح کے بعد ایک اور فتح کی منزل میں داخل ہونا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس تقدیر کو بہر حال بدل نہیں سکتی" (خطاب 29 /جولائی 1984ء۔ یورپین خدام ۔یو۔کے)

سیدنا حضرت مصلح موعود نے فیصلہ کن انداز میں فرمایا: "تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری تمام ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا تو وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا۔ لیکن اگر تم اس حقیقت کو سمجھتے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا ملکر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی" (درس القرآن صفحہ 73)

"اے دوستو! میری آخری نصیحت یہی ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں نبوت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے۔ تم خلافت حقہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو"

(الفضل 20 /جولائی 1959)

خلافت سے وفا کا عہد: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خلافتِ احمدیہ کے پچاس سال پورے ہونے پر خدام سے 1959ء کے اجتماع کے موقع پر ایک عہد لیا اور فرمایا یہ عہد متواتر چار صدیوں بلکہ چار ہزار سال تک جماعت کے نوجوانوں سے لیتے جائیں۔ اس عہد کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27 مئی 2008ء کو صد سالہ جلسۂ یوم خلافت سے ولولہ انگیز خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"پس آج مَیں معمولی تبدیلی کے ساتھ اس صد سالہ جوبلی کے حوالے سے آپ سے بھی یہ عہد لیتا ہوں تا کہ ہمارے عمل زمانے کی دُوری کے باوجود ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم اور اللہ کے حکموں اور اسوہ سے دور لے جانے والے نہ ہوں بلکہ ہر دن ہمیں اللہ تعالیٰ کے وعدے کی قدر کرنے والا بنائے۔ پس اس حوالے سے اب میں عہد لوں گا۔ آپ سے میری درخواست ہے کہ آپ بھی جو یہاں موجود ہیں احباب بھی کھڑے ہو جائیں اور خواتین بھی کھڑی ہو جائیں، دنیا میں موجود لوگ جو جمع ہیں وہ سب بھی کھڑے ہو کر یہ عہد دہرائیں۔ (تشہد کے بعد فرمایا) آج خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم (دین حق) اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ ﷺ کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضہ کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول ﷺ کے لئے وقف رکھیں گے۔ اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک (دین حق) کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔ ہم اس بات کا بھی عہد کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدو جہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے۔ تا قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا! تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اللھم آمین۔ اللھم آمین۔ اللھم آمین۔"

اے اللہ تو ہمیں اس قابل بنا دے کہ خلافت کی نعمت ہم میں ہمیشہ جاری و ساری رہے تو ہمیں توفیق دے کہ ہم خلافت کے گرد پروانہ وار گھومتے رہیں اور خلافت ہمیں اپنے حصار میں لے لے۔ مولا تو ہمیں خلافت کا محبّ اور محبوب بنا دے اور امام وقت کا دیدار کرا دے۔ آمین

بسلسلہ تکمیل فیصلہ جات شوریٰ 2015ء

فیصلہ جات شوریٰ تجویز نمبر 1

از

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

”حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 13 فروری 2015ء میں ارشاد فرمایا کہ بچوں اور والدین میں فاصلے بڑھتے جارہے ہیں گھر برباد ہورہے ہیں ماں باپ بچوں کا روحانی قتل بھی کررہے ہیں اور جسمانی قتل بھی کررہے ہیں۔فرمایا:

اس سے پہلے کہ یہ قومی برائی بنے اور وسیع طور پر پھیل جائے ......ہمیں قوم کی حیثیت سے ان باتوں سے بچنے کے لئے کوشش کو تیز تر کرنے کی ضرورت ہے پس جماعت احمدیہ کے نظام کے تمام حصے اس بات پر غور کرنے کے لئے سر جوڑیں، منصوبہ بندی کریں۔اس کا ابھی سے خاتمہ کرنے کی کوشش کریں۔

نیز شادی بیاہ و نجی تقریبات میں بدرسوم اور بے پردگی کا عنصر تیزی سے بڑھ رہا ہے اس کے سدباب کے لئے تجاویز سوچی جائیں“

اس بارہ میں مجلس شوریٰ نے مندرجہ ذیل سفارشات پیش کیں:

سفارشات بابت تجویز نمبر 1

1۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

”کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب ٹھہرا لیں۔اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔فرمایا:۔میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

اوّل: اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم: پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم: پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 309)

تربیت کے لئے ضروری ہے کہ والدین درد دل سے بچوں کے لئے ہمیشہ دعا کرتے رہیں۔

2۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”تربیت میں سب سے پہلی چیز نماز ہے اور دوسرا ان کو دین سے واقف کرنا ہے......اس لئے ہر شخص اس بات کو اپنے فرائض میں داخل کرلے کہ اولاد کو نماز کی تعلیم دینی ہے۔بلکہ بچوں کو نماز میں ساتھ لائے“

(خطبات محمود جلد 13 صفحہ 644)

والدین اپنے بچوں کو نمازمیں ساتھ لائیں اور نماز کا پابند بنائیں۔

3۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھنے کی عادت ڈالیں اور خود بھی پڑھیں۔ہر گھر سے تلاوت کی آواز آنی چاہئے''

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 688)

پس بچوں کو عادت ڈالیں کہ تلاوت قرآن کریم کے بعد ناشتہ کریں۔

4۔ اولاد کی تربیت کے لئے ضروری ہے کہ ہم بچوں کے دل میں خلافت سے محبت اور اطاعت ڈال دیں۔اس کے لئے ضروری ہے کہ:

- خطبہ جمعہ اہتمام کے ساتھ سنایا جائے۔
- حضورانور کے بچوں کے ساتھ پروگرام بچے اہتمام کے ساتھ سنیں۔
- ہر 15 دن میں ایک مرتبہ حضورانور کو دعا کے لئے ضرور لکھیں۔
- ہر اہم موقع پر راہنمائی اور دعا کے لئے حضورانور کی خدمت میں لکھیں۔

5۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

''ہم نے بہت سے بچے دیکھے ہیں جن کی تربیت صرف اس لئے خراب ہوئی کہ ان کے والدین کے آپس کے تعلقات اچھے نہ تھے اسی کا بُرا اثر پھر ان کی اولاد پر ہوا'' (خطبات ناصر جلد 10 صفحہ 236)

پس والدین اپنے گھر کا ماحول جنت نظیر بنائیں۔تحمل اور برداشت کے ساتھ ہمیشہ خوش وخرم زندگی گزاریں۔

6۔ بچوں کی تربیت کے لئے ضروری ہے کہ ان کی صحت کا بھی خیال رکھا جائے۔بچہ روزانہ کسی کھیل میں شامل ہو یا ورزش کرے۔آج کل بچے گھروں میں کمپیوٹر اور موبائلز پر گیمز کھیلتے رہتے ہیں۔والدین اور ذیلی تنظیمیں بچوں کے لئے صحت مند تفریح کا اہتمام کریں۔

7۔ حضرت مصلح موعودؓ خدام الاحمدیہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''جو تین باتیں میں نے بتائی ہیں ان پر انہیں عمل کرنا چاہئے۔یعنی بچوں میں نماز کی عادت، سچ کی عادت اور محنت کی عادت پیدا کرنی چاہئے۔محنت کی عادت میں آوارگی سے بچنا خود آجاتا ہے''

(خطبات محمود جلد 19 صفحہ 244،245)

نماز اور سچائی کے علاوہ محنت کی عادت پیدا کرنا بہت ضروری ہے۔وقارِعمل اس کا بہترین ذریعہ ہے۔بڑے خود بھی وقارِعمل کریں اور بچوں کو ساتھ شامل کریں۔

8۔ حضرت مصلح موعودؓ نے منہاج الطالبین میں تربیت اولاد کے 26 طریق بتائے ہیں۔تمام والدین ان کا اچھی طرح مطالعہ کریں اور ان امور کو زندگی کا لائحہ عمل بنالیں۔ نظارت اصلاح و ارشاد تربیت اولاد کے طریق شائع کرکے ہر گھر میں والدین کو مہیا کرے۔تمام والدین سے اس کا مطالعہ کروایا جائے اجلاسات میں اس کے اقتباسات پڑھ کر سنائے جائیں۔

9۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”بچوں کو ڈراؤنی کہانیاں نہیں سنانی چاہئیں اس سے ان میں بزدلی پیدا ہو جاتی ہے اور ایسے انسان بڑے ہو کر بہادری کے کام نہیں کر سکتے اگر بچہ میں بزدلی پیدا ہو جائے تو اسے بہادری کی کہانیاں سنانی چاہئیں اور بہادر لڑکوں کے ساتھ کھلانا چاہئے“ (انوارالعلوم جلد 9 صفحہ 204)

گھروں میں ڈراؤنے ڈرامے اور فلمیں وغیرہ بھی نہیں دیکھنی چاہئیں ان سے بھی بزدلی پیدا ہوتی ہے۔

10۔ والدین بچوں کو بری صحبت سے بچائیں۔ والدین کو بچوں کے دوستوں کا علم ہونا چاہئے۔ نیک دوست اچھا اثر رکھتے ہیں۔ سکول آتے جاتے اور کھیل کے اوقات میں گاہے گاہے بچوں کی نگرانی کرتے رہیں۔ بچوں کو نیک صحبت مہیا کریں۔ بچوں کو بیوت الذکر میں درس و دیگر پروگرامز میں بھی شامل کریں۔

11۔ بچوں کے دل میں گناہ سے نفرت اور نیکی سے محبت پیدا کریں۔ اسی طرح ظاہری صفائی سے محبت اور گندگی سے نفرت پیدا کریں۔ بچوں کو صاف ستھرا لباس پہنایا کریں اور بچوں کو گندگی سے نفرت کرنا سکھائیں۔

12۔ بچوں کے سامنے کبھی عہدیداران کا ذکر منفی رنگ میں نہیں کرنا چاہئے اس سے بچوں میں عہدیداران اور نظام سے محبت کم ہوتی ہے۔

13۔ تمام جماعتی رسائل اور اخبارات میں بچوں کے لئے تربیتی واقعات اور کہانیاں شائع کی جائیں۔ اسی طرح تربیت اولاد کے بارہ میں قرآنی احکام، احادیث نبویہؐ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے ارشادات مسلسل شائع ہوتے رہیں۔ بچوں کو جماعتی اخبارات و رسائل کے مطالعہ کی عادت بھی ڈالیں۔

14۔ والدین کا بچوں سے محبت کا رابطہ اور تعلق ہونا ضروری ہے۔ والدین کھانے کے میز پر بچوں کو سبق آموز کہانیاں اور واقعات سنائیں۔

15۔ ہر سہ ماہی میں ایک یوم والدین منایا جائے جس میں والدین کی تربیتِ اولاد کے سلسلہ میں راہنمائی کی جائے۔

16۔ والدین بچوں کو پیار سے اپنے ساتھ مانوس کریں۔ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ (بقرہ:261) کے قرآنی حکم کے مطابق بچوں کو اپنے ساتھ وابستہ کریں۔ اس طرح تربیت کرنے میں بہت سہولت رہے گی۔

17۔ جماعتی سطح پر احمدی ڈاکٹر صاحبان کے تعاون سے ایسے پروگرام مرتب کئے جائیں جن میں بچوں کا ڈاکٹری معائنہ کیا جائے۔ ان کا علاج تجویز کیا جائے اور والدین کی رہنمائی بھی کی جائے۔ نظارت صحت میں اس کا ریکارڈ رکھا جائے اور کام کی نگرانی کی جائے۔

18۔ بچوں کی صحت کے حوالہ سے خطبات اور اجلاسات میں خصوصی توجہ دلائی جائے۔

فیصلہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”اللہ تعالیٰ عملدرآمد کی توفیق دے“

سفارشات بابت بدرسوم و بے پردگی سے اجتناب

1۔ نکاح اور شادی خالصتاً ایک شرعی فریضہ ہے۔ اس کو غلط رسومات کی ملونی سے بے برکت کرنا مناسب نہیں۔

2۔ ''شادی بیاہ کی رسوم یا دوسری رسوم ایسا نازک اور اہم سوال ہے جو کسی زندہ جماعت کی دائمی توجہ کا مستحق ہے''

(ارشاد حضرت مصلح موعود بر موقع مجلس شوریٰ 1942ء)

''توحید کے قیام میں ایک بڑی روک بدعت اور رسم ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ہر بدعت اور ہر بد رسم شرک کی ایک راہ ہے اور کوئی شخص جو توحید خالص پر قائم ہونا چاہے وہ توحید خالص پر قائم نہیں ہوسکتا جب تک وہ تمام بدعتوں اور تمام بد رسوم کو مٹا نہ دے'' (خطبہ جمعہ 23/جون 1967ء از خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 758)

3۔ جماعت کو یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ عام روزمرہ کے جماعتی تقاضوں پر سزا دینے کا اور تعزیر کی دھمکی دے کر نیکیوں پر قائم رکھنے کا رجحان آخر کار نفع مند ثابت نہیں ہوسکتا اور بعید نہیں کہ فوائد کی بجائے نقصانات زیادہ اٹھانے پڑیں۔ بہترین طریق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نظام ہے۔ بد رسوم کے خلاف بھی اس کو استعمال کرنا چاہئے۔ بے پردگی اور فحاشی کے رجحانات کو روکنے کے لئے بھی اسے ہی استعمال کرنا چاہئے اور نیک رسم و رواج کے قیام کے لئے بھی اور میانہ روی کو جماعتی کردار کا حصہ بنانے کے لئے بھی یہی سب سے مؤثر طریق ہے...... یہی ہتھیار ہے جماعت کے ہاتھ میں جس کو نظام جماعت با قاعدہ نظم و ضبط کے ساتھ جاری کرے اور اس کو نشوونما دے...... نصیحت اگر ایک دفعہ اثر نہیں کرتی تو پھر کی جائے اور پھر کی جائے حتیٰ کہ ''ذَکِّرْ'' کا مضمون جاری ہوجائے اور ''اِنْ نَّفَعَتِ الذِّکْرٰی'' کا نتیجہ ظاہر ہونے لگ جائے۔

(شوریٰ 1990ء کی رپورٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایات)

اس ارشاد کی روشنی میں احباب جماعت کو بار بار نصیحت اور یاددہانی کروائی جائے۔

4۔ شادی بیاہ کے موقع پر بد رسومات سے اجتناب سے متعلق ایک جامع پمفلٹ تیار کیا جائے۔ جسے شادی سے قبل فریقین تک پہنچانا مقامی جماعت کی ذمہ داری ہو۔ نظارت اصلاح و ارشاد یہ پمفلٹ تیار کرکے تمام جماعتوں تک پہنچائے۔

5۔ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے حضرت اُمّ متین صاحبہ کا تحریر کردہ کتابچہ ''رسومات کے متعلق دینی تعلیم'' چھپوا کر شادی سے قبل گھروں تک پہنچایا جائے۔

6۔ رسالہ مصباح کا ایک خصوصی شمارہ بد رسوم اور بے پردگی سے اجتناب کے بارہ میں شائع کیا جائے۔

7۔ مرکزی رسائل اور اخبارات میں بیاہ شادی کے متعلق خلفاء کے ارشادات شائع ہوتے رہیں۔

8۔ مکرم محمد منور صاحب کی کتاب ''نیک بی بی کی یاد میں'' ایک اچھی چیز ہے جس کو بیاہ شادی کے موقع پر عام کرنا چاہئے۔

(شوریٰ 1990ء کی رپورٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایات)

9۔ عمل درآمد کے سلسلہ میں باقاعدہ ایک مہم چلانی چاہئے۔ بہتر ہو کہ شادی بیاہ سے کچھ عرصہ پہلے ان مختصر سی نصائح کو چھپوا کر رشتہ شادی میں منسلک ہونے والے خاندانوں کو بھجوا دیا جائے۔

(شوریٰ 1990ء کی رپورٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایات)

ہر جماعت اس کی تقسیم کا اہتمام کرے

’’نظارت اصلاح وارشاد کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ جتنی رسوم اور بدعات ہمارے ملک کے مختلف علاقوں میں پائی جاتی ہیں۔ان کو اکٹھا کیا جائے اور اس بات کی نگرانی کی جائے کہ ہمارے احمدی بھائی ان تمام رسوم اور بدعات سے بچتے رہیں‘‘ (خطبات ناصر جلد **1** صفحہ **384، 385**)

10۔ خطبات جمعہ، درس اور اجلاسات وغیرہ میں اس موضوع پر راہنمائی کی جائے اور بزرگوں کے نیک اسوہ کا واقعاتی رنگ میں تذکرہ کیا جائے۔

11۔ دوران سال تین عشرہ تربیت منائے جائیں جن میں خاص طور پر اس موضوع پر زور دیا جائے۔اور ہر عشرہ میں ایک یوم کو مخصوص کر کے ’’بد رسوم کے خلاف جہاد‘‘ کے طور پر منایا جائے۔

12۔ احباب جماعت سے رابطے کے نظام کو مؤثر اور فعال بنانے کی ضرورت ہے۔مربیان و معلمین کرام اور جماعتی عہدیداران گھروں میں جا کر احباب جماعت سے رابطے مضبوط کریں۔تمام احباب جماعت سے مسلسل رابطہ رکھا جائے تو تربیت کے نتیجہ میں مسائل پیدا ہی نہیں ہوں گے۔

13۔ ہر ذیلی تنظیم شادی والے گھرانے سے رابطہ کرے۔لجنہ اماء اللہ خواتین سے رابطہ کر کے ان کو سمجھائیں۔ خدام الاحمدیہ گھر کے خدام کو اور دولہا کو ملیں۔اس طرح گھرانے کے ہر فرد سے رابطہ کر کے سب کو بد رسوم سے اجتناب اور پردہ کی پابندی کی تلقین کی جائے۔

14۔ ہر ضلع کی اصلاحی کمیٹی اور تمام جماعتوں کی اصلاحی کمیٹیاں بد رسومات پر نگاہ رکھیں۔پیش بندی کے طور پر ان کی اصلاح کیلئے کوشش کریں۔نیز ہر ماہ اصلاحی کمیٹی کا اجلاس ہو جو ضلع میں اس دوران ہونے والی اور متوقع شادیوں کا بھی جائزہ لے۔

15۔ جماعت میں دراصل لجنہ میں اس مضمون پر بھی ایک سوچ اور فکر کے حلقے قائم ہونے چاہئیں کہ خوشی کے اظہار کے ایسے طریق بھی تو سوچے جائیں اور بنائے جائیں جو صاف ستھرے اور پاک ہوں اور مجلس عزاء اور مجلس شادی میں فرق نمایاں دکھائی دینے لگے۔صرف راہیں بند کرنا تو کافی نہیں۔بہتر، اچھی اور صحت مند راہیں تجویز کرنا بھی ضروری ہے جس سے طبیعتوں پر اچھا اثر پڑے اور محفلیں یادگار بنیں۔لیکن بدی کی طرف جھکاؤ کے بغیر تاکہ بوریت کی بجائے فرحت پیدا ہو اور دیکھنے والے بھی گھر سے نیک تأثر لے کر لوٹیں۔جماعت نقالی کرنے والی نہ ہو بلکہ جماعت کی نقالی کی جانے لگے۔ (شوریٰ **1990**ء کی رپورٹ پر خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایات)

16۔ لجنہ اماء اللہ اپنے پروگراموں میں ایک پروگرام ایسا رکھیں جس میں خواتین کے سامنے عملی طور پر شادی سے منسلک خوشیوں کے تمام طریق پیش کئے جائیں اور یہ راہنمائی کی جائی کہ خوشی منانے کے درست طریق کیا ہیں۔

17۔ احمدی شعراء شادی کے گیت لکھیں جو ہلکے پھلکے مزاح پر مشتمل ہوں نیز ایسے گیت بھی لکھیں جو لڑکی کے لئے نصائح پر مشتمل ہوں۔شادی کے موقع پر بزرگان کی نصائح کو منظوم کیا جا سکتا ہے۔دعائیہ کلام بھی ہو سکتا ہے۔اسی طرح لڑکے والوں کے لئے ڈھولکی پر گائے جانے والے گیت بھی لکھے جائیں۔(جو موجودہ لوک گیت اور فلمی گیتوں کا متبادل ہوں)

18۔ بیاہ شادیوں کے موقعہ پر عورتوں کے معاملات ہوں تو لجنہ کو مستعدی اور اخلاص کے ساتھ دینی خدمات پیش کرنی چاہئیں ۔مردوں کے معاملات ہوں تو انصار اور خدام کو یہ کام سنبھالنے چاہئیں ۔ہم نے ان کو نمونے دینے ہیں ۔ہم نے ان کو دکھانا ہے کہ دینی معاشرہ بعض اقدار کے ساتھ وابستہ ہے ۔ان اقدار کی حفاظت تم نہیں کر سکتے تو ہم غلامانِ احمد محمد مصطفیٰ ﷺ ۔ہم یہ کر کے دکھائیں گے اور بتائیں گے کہ کس طرح ان اقدار کی حفاظت کی جاتی ہے ۔
(شوریٰ 1990ء کی رپورٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایات)

اس سلسلہ میں ہر شادی سے قبل امیر صاحب یا صدر جماعت اور مربی صاحب گھر کے سربراہ سے ملیں اور انتظام میں تعاون کی پیش کش کریں ۔اسی طرح لجنہ کی طرف سے گھر کی خواتین کی معاونت اور راہنمائی کی جائے ۔نیز واضح کر دیا جائے کہ کسی غلط رسم کی صورت میں ہم شامل نہیں ہوں گے ۔

19۔ ہر احمدی گھر میں **MTA** ہونا ضروری ہے ۔احباب جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ سننے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی جائے ۔نیز بیاہ شادی پر رسوم سے اجتناب کے متعلق اور پردہ کے متعلق خلفاء سلسلہ کے خطبات بغرض یاددہانی **MTA** پر بھی نشر کئے جائیں ۔

20۔ **MTA** پر ٹاک شوز کروائے جائیں ۔جن میں بدرسومات کے نقصانات وضاحت کے ساتھ بیان کئے جائیں ۔ بزرگان سلسلہ نوجوانوں کے ساتھ بیٹھ کر گفتگو کریں اور ان کی راہنمائی کریں ۔نیز آنحضورؐ نے اور حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء نے جس طرح بچوں کی شادیاں کیں ۔وہ حالات بھی بتائیں ۔جن شادیوں میں شامل ہوئے ان کے حالات بتائیں ۔

21۔ چونکہ آجکل میڈیا بہت متاثر کر رہا ہے اس لئے **MTA** کے لئے ایسے پروگرام تیار کئے جائیں جن میں شادی کے موقع پر خوشی منانے کے طریق پیش ہوں ۔

22۔ بعض خواتین بیاہ شادی کے موقع پر پردہ کو ضروری خیال نہیں کرتیں اس طرف توجہ کی ضرورت ہے ۔لجنہ کی طرف سے راہنمائی ہو کہ پردہ خوشی غمی ہر موقع پر ضروری ہے ۔اس بارہ میں لجنہ تربیت کرے ۔شادی کے موقع پر دولہا کو جب عورتوں کی طرف بلاتے ہیں تو ساتھ نامحرم دوستوں کا جانا مناسب نہیں ۔اس موقع پر نامحرم عورتیں بھی پردہ کریں ۔

23۔ پردہ کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ خواتین کے حصے میں کھانا کھلانے کے لئے خواتین ہی ہوں ۔جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا تھا کہ لجنہ کی ٹیمیں ہوں ۔یا اطفال معاونت کریں ۔اگر تقریب شادی ہال میں رکھنی ہو تو ایسا ہال منتخب کیا جائے جہاں پردہ کا انتظام ہو ۔بیرے خواتین کی طرف **Serve** نہ کریں بلکہ موجود خواتین میں سے چند کی ڈیوٹی لگا دی جائے ۔

24۔ موؤی یا فوٹو گرافی کے حد سے بڑھے رجحان کو کم کیا جائے ۔اس میں بھی بے پردگی کا عنصر شامل ہے ۔اگر ضرور بنوائی ہو تو کوشش کی جائے غیر مردوں کے ذریعہ ڈیو نہ بنوائی جائے بلکہ مستورات کی طرف خواتین ہی وڈیو بنائیں اور وڈیو بنانے سے پہلے اعلان کر دیا جائے کہ پردہ کر لیں تاکہ صرف خاندان کی وڈیو بنے ۔اسی طرح تصاویر بھی صرف اپنے فیملی ممبران کی بنائی جائیں ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

''شادی کارڈوں پر بھی بے انتہا خرچ کیا جاتا ہے۔دعوت نامہ تو پاکستان میں ایک روپے میں بھی چھپ جاتا ہے۔یہاں بھی بالکل معمولی سا پانچ سات پینس Pens میں چھپ جاتا ہے تو دعوت نامہ ہی بھیجنا ہے کوئی نمائش تو نہیں کرنی۔لیکن بلاوجہ مہنگے مہنگے کارڈ چھپوائے جاتے ہیں۔پوچھو تو کہتے ہیں کہ بڑا سستا چھپا ہے۔صرف پچاس روپے میں۔اب یہ صرف پچاس روپے جو ہیں اگر کارڈ پانچ سو کی تعداد میں چھپوائے گئے ہیں تو یہ پاکستان میں پچیس ہزار روپے بنتے ہیں اور پچیس ہزار روپے اگر کسی غریب کو شادی کے موقع پر ملیں تو وہ خوشی اور شکرانے کے جذبات سے مغلوب ہو جاتا ہے۔تو اس طرح بے شمار جگہیں ہیں جہاں بچت کی جاسکتی ہے'' (خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 343)

25۔ شادی کارڈز پر اسراف نہ کیا جائے۔افشاں والے اور مہنگے کارڈ سے اجتناب کیا جائے۔

26۔ مہندی کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں کہ:

''فی ذاتہ اس میں قباحت نہیں کہ اس موقع پر بچی کی سہیلیاں اکٹھی ہوں اور خوشی منائیں۔طبعی اظہار تک اس کو رکھا جائے تو اس میں حرج نہیں لیکن اگر اس کو رسم بنالیا جائے کہ باہر سے دولہا والے ضرور مہندی لے کر چلیں تو ظاہر ہے کہ اس میں ضرور تصنع پایا جاتا ہے۔بچی کی مہندی گھر پر ہی تیار ہونی چاہئے۔اس کے لئے ایک چھوٹی سی بارات بنانے کا رواج قباحتیں پیدا کرے گا۔اس موقع پر دولہا والوں کی طرف سے باقاعدہ ایک وفد بنا کر حاضر ہونا اور اس موقعہ پر اس کے لوازمات کے طور پر پُر تکلف کھانے وغیرہ۔یہ جب ایک رسم بن جائے تو سوسائٹی پر بوجھ بن جاتا ہے'' (الفضل 26 ر جون 2002ء)

27۔ شادی بیاہ کے موقع پر وقت کی پابندی نہ کرنا عام ہوگیا ہے۔اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا۔ہمیں اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ہم اس کے ماننے والے ہیں جس کو کہا گیا تھا کہ تیرا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔

28۔ دلہن کا بیوٹی پارلر پر تیار ہونا اور اس پر بہت بڑی رقم خرچ کرنا درست نہیں۔بیوٹی پارلر پر جانے کی وجہ سے دلہن کا وقت پر نہ پہنچنا بھی درست نہیں۔دلہن کو ہر صورت وقت پر تیار ہونا چاہئے اس رواج کو بھی کم کیا جائے۔

29۔ دلہن کے کپڑوں پر بہت زیادہ خرچ کرنا بھی مناسب نہیں۔کیونکہ ایسے جوڑے عموماً دوبارہ پہنے بھی نہیں جاتے۔ایسے کپڑے اگر لجنہ اکٹھے کرے اور انہیں ایسی بچیوں کو تقسیم کردیا جائے جو استطاعت نہیں رکھتیں تو مناسب ہے۔

30۔ مہندی پر لڑکے کا اور لڑکی کی طرف سے تمام مردوں کا پیلے کپڑے بنوانا بھی رسم ہے۔اس سے بھی اجتناب کرنا چاہئے۔

31۔ بڑے شہروں میں رات کو بارات کا رواج ہے۔رات گئے تک تقریبات چلتی ہیں۔اتنی تاخیر ہو جاتی ہے کہ پھر فجر کی نماز ضائع ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔بہت زیادہ تاخیر مناسب نہیں۔

32۔ چھٹی شرط بیعت یہ ہے کہ ''یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا۔اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہریک راہ میں دستورالعمل قرار دے گا'' اس شرط بیعت کو بطور ماٹو اس سکیم میں شامل کیا جائے۔

33۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار شائع کیا جس کے آغاز میں لکھا کہ:

جس شخص کے پاس یہ اشتہار پہنچے اس پر فرض ہے کہ گھر میں جا کر اپنے کنبے کی عورتوں کو تمام مضمون اس اشتہار کا اچھی طرح سمجھا کر سنا دے۔ اور ذہن نشین کر دے اور جو عورت خواندہ ہو اس پر بھی لازم ہے کہ ایسا ہی کرے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 84)

پھر فرمایا: ہماری قوم میں یہ بھی ایک بد رسم ہے کہ شادیوں میں صد ہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور رکھانا یہ دونوں باتیں عندالشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلوانا اور کنجروں اور ڈوموں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے۔ ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے۔ گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 87)

34۔ آتش بازی حرام مطلق ہے۔ اس سے بالکل بچنا چاہئے۔

35۔ دعوت ولیمہ پر اسراف بھی درست نہیں۔ دولہا کا صرف چند دوستوں کو کھانا کھلانا بھی کافی ہے۔

36۔ اسی طرح بد، مایوں بٹھانا لڑکے کو ''گانہ'' باندھنا، برات پر پیسے پھینکنا، سر بالا بنانا، جہیز یا بری کی نمائش، ہیجڑوں کا نچانا، نوٹوں کے ہار ڈالنا وغیرہ سب رسومات ہیں۔

37۔ ہوائی فائرنگ بھی اسراف اور دکھاوے کے ساتھ ساتھ انتہائی خطرناک بھی ہے۔ اس پر خاص توجہ اور نصیحت کی ضرورت ہے۔

38۔ لائٹنگ پر بے جا خرچ کرنا درست نہیں۔ آج کل تو توانائی کے بحران کی وجہ سے حکومتی سطح پر بھی لائٹنگ نہ کرنے کی تحریک ہو رہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''میں تنبیہ کرتا ہوں کہ ان لغویات اور فضولیات سے بچیں۔ پھر ڈانس ہے ناچ ہے...... بعض دفعہ اس قسم کے بیہودہ قسم کے میوزک یا گانوں کے اوپر ناچ ہو رہے ہوتے ہیں اور شامل ہونے والے عزیز رشتہ دار اس میں شامل ہو جاتے ہیں تو اس کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دی جا سکتی...... بعض لوگ اکثر مہمانوں کو رخصت کرنے کے بعد اپنے خاص مہمانوں کے ساتھ علیحدہ پروگرام بناتے ہیں اور پھر اسی طرح کی لغویات اور ہلڑ بازی چلتی رہتی ہے گھر میں علیحدہ ناچ ڈانس ہوتے ہیں چاہے لڑکیاں لڑکیاں ہی ڈانس کر رہی ہوں یا لڑکے لڑکے بھی کر رہے ہوں لیکن جن گانوں اور میوزک پہ ہو رہے ہوتے ہیں وہ ایسی لغو ہوتی ہیں کہ وہ برداشت نہیں کی جا سکتیں'' (خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 687-688)

پھر فرمایا ''آج میں خاص طور پر پاکستان اور ہندوستان اور اس معاشرے کے لوگوں کو جہاں ہندوانہ رسم و رواج تیزی سے راہ پا رہے ہیں، داخل ہو رہے ہیں۔ ان کے احمدیوں کو کہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں اپنی اصلاح کر لیں اور جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کا نظام جو ہے یہ بھی ان بیاہ شادیوں پہ نظر رکھے اور جہاں کہیں بھی اس قسم کی بے ہودہ فلموں کے ناچ گانے یا ایسے گانے جو سراسر شرک پھیلانے والے ہوں دیکھیں تو ان کی رپورٹ ہونی چاہئے۔ اس بارے میں قطعاً کوئی ڈرنے کی ضرورت نہیں کہ کوئی کس خاندان کا ہے اور کیا ہے'' (خطبہ جمعہ 25 نومبر 2005ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

''میں ہر گھر کے دروازے پر کھڑے ہوکر اور ہر گھرانہ کو مخاطب کر کے بد رسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں اور جو احمدی گھرانہ بھی آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا اور ہماری اصلاحی کوشش کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوگا وہ یہ یاد رکھے کہ خدا اور اس کے رسول اور اس کی جماعت کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے وہ اس طرح جماعت سے نکال کے باہر پھینک دیا جائے گا جس طرح دودھ سے مکھی۔ پس قبل اس کے کہ خدا کا عذاب کسی قہری رنگ میں آپ پر وارد ہو یا اس کا قہر جماعتی نظام کی تعزیر کے رنگ میں آپ پر وارد ہو اپنی اصلاح کی فکر کرو اور خدا سے ڈرو اور اس دن کے عذاب سے بچو کہ جس دن کا ایک لحظہ کا عذاب بھی ساری عمر کی لذتوں کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے کہ اگر یہ لذتیں اور عمریں قربان کر دی جائیں اور انسان اس سے بچ سکے تو تب بھی وہ مہنگا سودا نہیں، سستا سودا ہے''

(خطبہ جمعہ 23/جون 1967ء از خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 762-763)

39۔ امراء سیکرٹریان اور عاملہ کے ارکان کو پابند کیا جائے کہ اگر کہیں کوئی بد رسم دیکھیں تو چشم پوشی سے کام نہ لیں بلکہ مرکز کو رپورٹ کریں۔

40۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1987ء کی شوریٰ میں بد رسوم و بے پردگی کے حوالے سے سفارشات کی منظوری دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ ''انتھک نگرانی اور استقلال کی ضرورت ہے''

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2009ء میں ان سفارشات کی منظوری دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

''اچھی تجاویز ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی بھی توفیق دے۔ اور کچھ عرصے بعد نظارت اصلاح وارشاد مربیان اور عہدیداران اسے بھول نہ جائیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ اگر خاص طور پر ہر عورت کے ذہن نشین لجنہ کروا دے تو ان بدعات سے چھٹکارا پانے میں مدد ملے گی''

فیصلہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

''بڑی تفصیلی سفارشات ہیں۔ لیکن تمام وہی ہیں جو آپ کے سامنے عرصہ سے رکھی جا رہی ہیں۔ اصل چیز ہے کہ اس پر عمل کروانا اور عمل جب تک مسلسل یاددہانی اور چیک کرنے کا نظام نہ ہو نہیں ہو سکتا۔ اس لئے نظام کو چُست کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے''

آئینہ عالم

شراب کے نقصانات

ابن صدیق کے قلم سے

قرآن کریم نے شراب کو آج سے چودہ سو سال پہلے اس وقت حرام قرار دیا جب دنیا کے بہت سے معاشروں میں وہ پانی کی طرح ناگزیر سمجھی جاتی تھی۔ علیم وخبیر خدا نے اس وقت فرمایا کہ اس کے نقصانات اس کے فوائد سے زیادہ ہیں۔ خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے والوں نے اسی وقت شراب سے توبہ کر لی۔ چنانچہ آج بھی امت مسلمہ کو دنیا کی دیگر اقوام پر ایک فضیلت یہ بھی حاصل ہے کہ اکثر مسلمان شراب نہیں پیتے۔ انسان نے جو علم، عقل کے ذریعے حاصل کیا اس نے بھی اس الہامی صداقت کی ہمیشہ تصدیق کی ہے۔ علمی تحقیقات نے بار بار شراب کے نقصانات کو ثابت کیا ہے۔ یہ بات تو بہت پہلے سے ایک سائنسی حقیقت ہے کہ شراب جگر کو تباہ کرتی ہے۔ حال ہی میں یہ حقیقت بھی واضح ہوئی ہے کہ حاملہ عورت اور اس کے پیٹ میں نشو ونما پانے والے بچے کے لئے شراب نقصان دہ ہے۔ بی بی سی نے یہ خبر دی ہے کہ پہلے Royal College of Obstetricians and Gynaecologists (RCOG) کا یہ موقف تھا کہ حاملہ عورت کے لیے ہفتہ میں ایک دو گلاس شراب کا کوئی خاص نقصان نہیں ہے۔ لیکن اب ان کا نظریہ تبدیل ہو گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ماں کے پیٹ میں بچے کو کسی قسم کے نقصان سے محفوظ رکھنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ شراب سے مکمل پرہیز کیا جائے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ اب وہ بھی National institute for Health and Care Excellence(NICE) کی طرف سے جاری کردہ صحت کے رہنما اصولوں سے متفق ہو گئے ہیں۔ امریکہ میں بھی ماہرین کہتے ہیں کہ دوران حمل کوئی بھی وقت ایسا نہیں ہے جس میں شراب پینے کا کوئی نقصان نہ ہو۔ RCOG اگرچہ اب تک پوری طرح اس کا قائل نہیں ہے اور وہاں وہ صرف اس بات پر زور دیتے ہیں کہ حمل ٹھہرنے سے کچھ پہلے اور حمل کے پہلے تین مہینوں میں شراب سے نقصان کا احتمال سب سے زیادہ ہے۔ یہاں تک کہ اس عرصہ میں شراب کے باعث اسقاط حمل بھی ہو سکتا ہے۔ ان کے نزدیک بعد کے مہینوں میں نقصان کا اندیشہ کم ہے۔ تاہم ان کے نزدیک بھی تین ماہ کے بعد ہفتہ میں ایک دو بار سے زیادہ شراب پینا بھی نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ اس سے رحم میں بچے کی نشوونما متاثر ہو سکتی ہے خصوصاً ذہنی نشوونما پر برا اثر پڑ سکتا ہے۔ اور قبل از وقت پیدائش بھی ہو سکتی ہے۔ RCOG کے ایک ماہر کہتے ہیں کہ ماں یا باپ میں سے کوئی بھی اگر کثرت شراب نوشی کر رہا ہو تو اس کے نتیجے میں قرار حمل مشکل ہو سکتا ہے۔ Royal College of Paediatrics and Child Health کے ڈاکٹر سائمن نیوویل کا بیان اس سلسلے میں صرف امکانی بحث پر مشتمل نہیں ہے بلکہ شراب نوشی کے واضح بد اثرات کے متعلق حقائق پر مبنی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ برطانیہ میں ہر سال قریباً چھ ہزار بچے ایسے پیدا ہوتے ہیں جو شراب کے براہ راست بد اثر کا شکار ہو چکے ہوتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ شراب کی کوئی ایسی مقدار مقرر نہیں کی جا سکتی جس کا پینا محفوظ قرار دیا جا سکے۔ اس لئے حاملہ خواتین کو بچے کی صحت کی حفاظت کے لئے شراب سے مکمل پرہیز کرنا چاہئے۔ یہ اور ایسی تمام تحقیقات ثابت کرتی ہیں کہ انسان عقل کے ذریعے بھی رفتہ رفتہ ان صداقتوں کو پہچان رہا ہے جو خدا نے الہام کے ذریعے بہت پہلے انسانوں کے فائدہ کے لئے بیان کر دی تھیں۔

پھلوں کے ذریعہ سے شفاء

مکرم اطہر زعیم جاوید صاحب۔فیصل آباد

خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے موسم اس کی قدرت کا منہ بولتا ثبوت ہیں ہر موسم کا ایک اپنا ہی حسن ہوتا ہے۔اور موسمی پھل اور سبزیاں ان لذات اور حسن کو اور بھی بڑھا دیتی ہیں۔گرمی کا احساس جتنا بھی تکلیف دہ سہی لیکن اس گرمی کے موسم میں ہمارے رب رحیم نے جو پھل پیدا فرمائے وہ لذت کے ساتھ ساتھ افادیت کے لحاظ سے بھی نوعِ انسانی پر انعام ہیں۔

تربوز: گہرے اور ہلکے سبز رنگ کے لمبے اور گول شکل کے تربوز دنیا کے اکثر گرم ملکوں میں خوب پیدا ہوتے ہیں۔گہرے سرخ رنگ کا گودا ٹھنڈک اور مٹھاس لئے اپنی راحت بخش تاثیر کی وجہ سے ہر چھوٹے بڑے کو خوب مرغوب ہے۔تاثیر کے لحاظ سے سرد اور تر ہوتا ہے۔یہ جسم کی خشکی دور کرتا ہے تسکین بخش ہے پیاس دور کرتا ہے قبض دور کرنے کے علاوہ پیشاب آور ہوتا ہے۔گردوں کی جملہ تکالیف کے لئے مفید ہے۔جگر کیلئے بہت موثر ہے کیونکہ یہ صفراء کی زیادتی کو کم کرنے کے علاوہ یرقان کے مریضوں کے لئے بھی مفید و موثر ہے۔اس کے بیج ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے بہت مفید اور دل کی دھڑکن کا موثر علاج ہیں۔کیونکہ اختلاج کی ایک اہم وجہ خون میں فولاد کی کمی ہے۔تربوز میں فولاد اور تانبے کی خاصی مقدار کے علاوہ گندھک بھی ہوتی ہے۔اس لئے تربوز کے باقاعدہ استعمال سے جسم میں اچھا اور صحت مند خون بنتا ہے۔یعنی سرخ خلیات خوب بنتے ہیں جس کی وجہ سے خون میں آکسیجن اچھی طرح جذب ہونے سے اختلاج کی تکلیف دور ہو جاتی ہے۔جدید تحقیق کے مطابق جن پھلوں میں قدرتی سرخ رنگ موجود ہوتا ہے وہ دراصل لائیکو پین کی موجودگی کی وجہ سے ہوتا ہے۔سرخ انگور، سرخ انار، ٹماٹر اور تربوز میں موجود یہ جزو جسم کی قوتِ مدافعت میں اضافہ کر کے جملہ امراض کی طرح سرطان سے بھی تحفظ فراہم کرتا ہے۔اس کا پانی نہ صرف جراثیم سے پاک ہوتا ہے۔بلکہ مٹھاس، ذائقہ مختلف نمکیات حیاتین، پوٹاشیم اور فولاد سے بھرپور ہوتا ہے۔

آم: لذت و توانائی سے بھرپور پھلوں کا بادشاہ آم! گرم آب و ہوا والے ملکوں میں خوب پیدا ہوتا ہے۔پکا ہوا آم بے حد مقوی ہوتا ہے۔اس کے گودے سے تیار ملک شیک بے حد رغبت سے پیا جاتا ہے۔آم کی مختلف اقسام سے شربت، اچار، مربہ، چٹنیاں، جیلی اور آمچور وغیرہ بڑی رغبت سے بنائے جاتے ہیں۔اور استعمال کئے جاتے ہیں۔اس کی جڑ، چھال، گٹھلی کا گودا، پتوں کی راکھ اور گوند کئی مقاصد کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں۔خشک پتوں کے دھوئیں سے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں۔

کچے آم کی ترشی (Astringent) ہے یعنی ڈھیلی جلد میں تناؤ پیدا کرتی ہے۔اس طرح اس گودے کا شربت لو لگنے کا بھی موثر علاج ہوتا ہے۔

انگور:انگور کا شماران پھلوں میں ہوتا ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف مقامات پر ذکر فرمایا ہے۔انگور مزاج کے لحاظ سے گرم تر ہے۔کچا انگور ٹھنڈا اور خشک جبکہ کشمش اور منقہ خشک وگرم ہوتا ہے۔یہ بڑا مفید اور غذائی اجزاء سے بھرپور پھل ہے۔اس میں گلوکوز اور حیاتین ب،ج،اور دھوتے ہیں۔چکنائی،فولاد،فاسفورس اور پوٹاشیم حاصل کرنے کا اچھا ذریعہ ہے۔ یہ معدے کو طاقت دیتا ہے۔جلن کو ختم کرتا ہے۔خون بڑھاتا ہے۔جسمانی کمزوری اور نقاہت کو دور کرتا ہے۔بدن کو موٹا کرتا ہے۔وہم،وسوسے،پریشان خیالی،چڑچڑے پن جیسے عوارض کے لئے بہت موثر ہے۔قبض کشا ہے۔جسم کو تندرست رکھتا ہے۔پیشاب آور ہے گردوں کی سوزش اور پتھری کے لئے مفید ہے۔پیشاب کے ذریعہ فاسد مادے جسم سے خارج کرتا ہے۔ گردوں کو طاقت دیتا ہے۔بڑھاپے کے عمل کو کم کرتا ہے۔دل کے امراض مثلاً بے ترتیب دھڑکن،دل کے درد اور درد شقیقہ کا موثر علاج ہے۔جلد کی نرمی،چمک برقرار رکھتا ہے اور اسے غذا مہیا کرتا ہے۔اس سے تیار شدہ سرکہ بہترین ہوتا ہے۔خوب میٹھے انگور بچوں بڑوں میں یکساں مقبول ہیں۔شوگر کے مریض اپنے ڈاکٹر سے مشورے کے بعد استعمال کریں۔

ایک ایمان افروز واقعہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تجویز فرماتے ہیں:

ایک گاؤں کے رہنے والے بابا کریم بخش صاحب ہوتے تھے۔وہ زیادہ تعلیم یافتہ تو نہیں تھے مگر بے شمار دوسرے احمدیوں کی طرح حضرت مسیح موعودؑ کی محبت اور اطاعت میں گداز تھے۔ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ قادیان کی (بیت) میں کچھ وعظ فرمارہے تھے اور پیچھے آنے والے لوگ پچھلی صفوں میں کھڑے ہو کر سن رہے تھے اور ان سے بعد میں آنے والوں کے لئے رستہ رکا ہوا تھا حضرت مسیح موعود نے انتظام کی سہولت کی غرض سے ان لوگوں کو آواز دے کر فرمایا کہ ''بیٹھ جاؤ'' اس وقت بابا کریم بخش صاحب گلی میں سے ہو کر (بیت) کی طرف آرہے تھے۔ان کے کانوں میں اپنے امام کی یہ آواز پہنچی تو وہیں رستہ میں ہی زمین پر بیٹھ گئے اور پھر آہستہ آہستہ رینگتے ہوئے (بیت) میں پہنچے تا کہ امام کے حکم کی نافرمانی نہ ہو۔وہ بیان کیا کرتے تھے کہ میں نے خیال کیا کہ اگر میں اسی حالت میں مر گیا تو خدا کو اس بات کا کیا جواب دوں گا کہ اس کے مسیح کی آواز میرے کانوں میں پہنچی اور میں نے اس پر عمل نہ کیا۔　(سیرت المہدی روایت نمبر 741) (الفضل 6 فروری 1963)

مرسلہ:مکرم راشد حسین ارشد صاحب

انسانی جسم کے دلچسپ اور حیرت انگیز حقائق

- انسانی جسم میں خون کے دو ملین سیل ہر سیکنڈ میں مرتے ہیں۔
- خون کا ایک سیل اوسطاً 60 سیکنڈ میں جسم کا ایک چکر مکمل کر لیتا ہے۔
- خون کے ایک سیل کی اوسط عمر 120 دن ہوتی ہے۔
- انسانی جسم میں خون کی رگیں 60 ہزار میل طویل ہوتی ہیں۔
- انسانی جسم سے نکلنے والے پسینہ میں کوئی بُو نہیں ہوتی۔ جلد میں پایا جانے والا بیکٹیریا اس میں بدبو پیدا کرتا ہے۔
- ہم جو پانی پیتے ہیں وہ پانچ منٹ میں معدے سے آگے نکل جاتا ہے۔
- انسانوں کی قدیم ترین معلوم بیماری جذام ہے۔
- ہر روز انسان کا دماغ جتنی برقی لہریں پیدا کرتا ہے وہ دنیا بھر کی ٹیلی فون تاروں میں روزانہ پیدا ہونے والی برقی لہروں سے زیادہ ہوتی ہیں۔
- کھلی آنکھوں کے ساتھ چھینک لینا ناممکن ہے۔
- چھینک کو روکنا درست نہیں ہے۔اس سے گردن یا دماغ میں خون کی رگ پھٹ کر موت واقع ہو سکتی ہے۔
- کسی انسان کے بال ایک رات میں کسی غم یا سانحے کی وجہ سے سفید نہیں ہو سکتے۔
- Identical Twins یعنی بالکل مشابہ توام بچوں کی انگلیوں کے نشانات بھی ایک جیسے نہیں ہوتے۔
- انسانی دماغ میں قریباً ایک سو بلین (100,000,000,000) نیوران یعنی خلیات ہوتے ہیں۔
- انسانی جسم میں سب سے بڑی ہڈی ران کی ہوتی ہے۔
- چہرے کے ذریعے ظاہر ہونے والے احساسات کی تعداد عام طور پر چھ ہے۔ان میں خوشی، غم، نفرت، خوف، غصہ اور حیرت شامل ہے۔
- ایک نومولود بچے کی آنکھیں آنسو نہیں بہا سکتی یہاں تک کہ اس کی عمر چھ تا آٹھ ہفتے ہو جاتی ہے۔
- ایک انسان کے منہ میں دنیا میں انسانوں کی کل تعداد سے زیادہ بیکٹریا ہوتے ہیں۔

اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کردو

سیدنا حضرت مصلح موعودفرماتے ہیں:

’’یہ بڑے خطرات کے دن ہیں اس لئے سنبھلواوراپنے نفسوں سے دنیا کی محبت کوسرد کردواوراپنے دین کی خدمت کے لئے آگے آؤاوران لوگوں کے علوم کے وارث بنوجنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت پائی تاتم آئندہ نسلوں کوسنبھال سکو۔تم لوگ تھوڑے تھےاورتمہارے لئے تھوڑے مدرس کافی تھے مگرآئندہ آنے والی نسلوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی اوران کے لئے بہت زیادہ مدرس درکار ہیں پس اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کردو‘‘

(خطاب فرمودہ17/ مارچ 1944ءازتحریک جدیدایک الٰہی تحریک جلددوم صفحہ 284)

دینی خدمت کا جذبہ رکھنے والے مخلص نوجوان زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے خود کوپیش کریں۔امسال حسب معمول یہ داخلے میٹرک اورانٹرمیڈیٹ کے امتحانات کے بعدشروع ہوں گے۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید)

ضروری گزارش

ہم شکرگزار ہیں ایسے انصار بھائیوں کے جوماہنامہ انصاراللہ کے ساتھ قلمی معاونت کرتے ہوئے مضامین بھجواتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسے انصار بھائیوں کے علم وقلم میں برکت ڈالے۔ایسے قلم کاروں سے ہم درخواست کرتے ہیں کہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا خلفاء کے خطبات سے حوالہ دیتے وقت اصل منبع سے حوالہ دیں۔کسی مضمون یا مقالہ سے نوٹ نہ کیا کریں۔یوں اقتباس میں الفاظ کے ردوبدل کا امکان ختم ہوجائے گا۔

(قائد اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان)

تصحیح

ماہنامہ انصاراللہ فروری 2015ءصفحہ نمبر 36 پر سال 2014ء میں ماہنامہ کے لئے ’’اضلاع ومجالس کی مساعی‘‘ اضلاع کی کارگزاری کے تحت ’’اضلاع جوصرف خریداری میں 60% ٹارگٹ پورا کرسکے‘‘ دودفعہ طبع ہوگیا ہے۔اس کو یوں پڑھا جائے۔’’اضلاع جوصرف ادائیگی 100% کرچکے ہیں‘‘

(قائد اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان)

اعلان

جن احباب نے ابھی تک ماہنامہ انصاراللہ کا سابقہ بقایا اورسال رواں 2015ء کا سالانہ چندہ ادانہیں کیا براہ کرم اپنی اولین فرصت میں چندہ ادا کر کے ممنون فرمائیں۔نیز چندہ بھجواتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضروردیا کریں۔جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر ماہنامہ انصاراللہ)

مجالس انصاراللہ کی مساعی

قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان

ریفریشر کورسز ،میٹنگز، اجلاسات واجتماعات

8فروری سیالکوٹ شہر میں ضلعی عاملہ و نگران حلقہ جات کے ساتھ مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد اور مکرم امین الرحمٰن صاحب معاون صدر نے میٹنگ کی ۔حاضری 32 رہی ۔

14فروری نظامت اعلیٰ ضلع راولپنڈی کی عاملہ کے ساتھ مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد، مکرم شکیل احمد قریشی صاحب نائب قائد عمومی اور مکرم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ نے میٹنگ کی ۔حاضری بالترتیب 13,14 رہی۔

15فروری مجلس صدر راولپنڈی، مجلس ایوانِ توحید اور مجلس النور کی عاملہ کے ساتھ مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد، مکرم شکیل احمد قریشی صاحب نائب قائد عمومی اور مکرم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ نے میٹنگ کی ۔حاضری بالترتیب 12,16,9 رہی ۔

15فروری نظامت اعلیٰ ضلع شیخوپورہ کے زیر اہتمام حلقہ فاروق آباد کا ریفریشر کورس زیر صدارت مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب ناظم اعلیٰ ضلع منعقد ہوا ۔حاضری 15 رہی ۔

15فروری نظامت اعلیٰ منڈی بہاؤالدین اور شہر کی عاملہ کے ساتھ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان اور دیگر پانچ قائدین نے میٹنگ میں شمولیت کی ۔حاضری 21 رہی ۔

18فروری مجلس مقامی ربوہ کے سالانہ ریفریشر کورس میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان، مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی، مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن، مکرم مظفر احمد درانی صاحب قائد تعلیم اور مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد تربیت نے میٹنگ کی ۔حاضری 103 رہی ۔

26فروری نظامت اعلیٰ ضلع اسلام آباد کے عہدیداران کے ساتھ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے میٹنگ کی ۔حاضری 36 رہی ۔

28فروری نظامت اعلیٰ ضلع شیخوپورہ کے زیر اہتمام حلقہ شیخوپورہ کا ریفریشر کورس منعقد ہوا ۔مکرم ناظم اعلیٰ صاحب علاقہ فیصل آباد و ناظم اعلیٰ ضلع شیخوپورہ نے ریفریشر کورس میں شرکت کی ۔حاضری 23 رہی ۔

22فروری نظامت اعلیٰ ضلع شیخوپورہ کے زیر اہتمام 79 نواں کوٹ میں 7 مجالس کے عہدیداران کا ریفریشر کورس میں مکرم ناظم اعلیٰ نے شرکت کی ۔حاضری 25 رہی ۔

23مارچ مجلس رفاہ عام سوسائٹی کراچی کے حلقہ عظیم پورہ کا اجلاس عام منعقد ہوا ۔حاضری 16 انصار رہی ۔

22فروری کومجلس کوجرانوالہ شرقی کی عاملہ کا ریفریشر کورس بیت الہدیٰ امیر پارک میں منعقد ہوا۔حاضری 38 ممبران رہی۔

9مارچ نظامت اعلیٰ ضلع میرپور آزاد کشمیر کے ضلعی اور مقامی عہدیداران کے ریفریشر کورس میں مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد نے شمولیت کی۔حاضری 80 رہی۔

10مارچ نظامت اعلیٰ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کے عہدیداران کے ساتھ مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد نے میٹنگ لی نیز ہیلاں اور کوئی میں ریفریشر کورس ہوا۔حاضری 30، 32 اور 94 رہی۔

11مارچ مجلس کوٹلی شہر کے تربیتی اجلاس میں حاضری 105 رہی۔

12مارچ نظامت اعلیٰ ضلع مظفر آباد کی عاملہ اور عہدیداران کے ساتھ مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد نے میٹنگ کی۔حاضری 32 رہی۔

15مارچ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ضلعی عاملہ اور زعماء مجالس کے ریفریشر کورس میں مکرم مظفر احمد درانی صاحب قائد تعلیم نے شرکت کی۔حاضری 34 رہی۔

15مارچ نظامت اعلیٰ ضلع شیخوپورہ کے عہدیداران کے ریفریشر کورس میں مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد اور مکرم نصیب احمد بٹ صاحب نے شرکت کی۔حاضری 32 رہی۔

میڈیکل کیمپس وخدمت خلق (ایثار)

ماہ فروری میں مجلس ماڈل کالونی کراچی نے ملیر توسیعی کالونی میں چار میڈیکل کیمپس لگائے جن میں مجموعی طور پر 1580 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

ماہ فروری میں مجلس لانڈھی کے دو ڈاکٹرز نے 120 مریضوں کا علاج کیا گیا اور ان کو ادویات دی گئیں۔

ماہ فروری مجلس مقامی ربوہ کے شعبہ ایثار کے تحت دوران ماہ 432 مریضوں کا علاج کروایا گیا، 80460 روپے علاج و ادویات وغیرہ کیلئے مستحقین کی مدد کی، 490 مستحقین کو 200080 روپے کی مالی مدد کی گئی اور 2 انصار نے عطیہ خون دیا۔

ماہ فروری مجلس مقامی ربوہ کے زیر انتظام محلّہ جات کوارٹرز تحریک جدید، دارالفضل غربی طاہر، دارالنصر وسطی، دارالفضل شرقی، دارالفتوح غربی اور دارالنصرت نے ربوہ کے گردونواح میں میڈیکل کیمپس کے ذریعہ 470 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ فروری میں مجلس گلشن پارک لاہور کے تحت میڈیکل کیمپ اور کیمپ کے علاوہ 47 مریضوں کا معائنہ کیا گیا، مبلغ 6050 روپے نادار مریضاں اور بیوگان و یتامیٰ کی امداد کی گئی، 1910 روپے سیدنا بلال فنڈ میں جمع کروائے گئے اور 147 مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔

8فروری مجلس رچنا ٹاؤن لاہور نے رانا ٹاؤن سکیم نمبر 3 میں میڈیکل کیمپ کے ذریعہ 145 جبکہ فری ڈسپنسری کے ذریعہ 294 مریضوں کو ادویات دیں۔

ماہ فروری میں نظامت اعلیٰ ضلع حافظ آباد کے زیر اہتمام دو میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا جن میں مجموعی طور پر 232 مریضوں کو ادویات دی گئیں، 10 من گندم، 1 من چاول، 2 کلو گھی اور 40 عدد کپڑوں کے جوڑے مستحقین میں تقسیم کئے گئے۔

28 فروری کو نظامت اعلیٰ ضلع بہاولنگر کے زیر اہتمام چک نمبر 166 مراد میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ مکرم ڈاکٹر طاہر محمود منہاس صاحب نے 90 مریضوں کا چیک اپ کیا اور ادویات دی گئیں۔

13 مارچ مجلس دارالحمد فیصل آباد کے زیر مکرم ڈاکٹر منور حسین شاہ صاحب اور مکرم ڈاکٹر محمد ریاض صاحب نے 53 مریضوں کی شوگر چیک کی اور بعض کو ادویات بھی دیں۔

8 اور 22 مارچ مجلس گوجرانوالہ غربی کے زیر اہتمام گرمولہ ورکاں میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں مکرم ڈاکٹر ناصر احمد صاحب ناظم ایثار ضلع اور مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب نائب قائد خدام الاحمدیہ حلقہ شہر نے 470 مریضوں کا علاج کیا۔

وقار عمل

17 جنوری کو مجلس مقامی ربوہ کے محلّہ **دارالفضل غربی طاہر** نے ایک مثالی وقار عمل کے ذریعہ پھلوں اور پھولوں کے 40 پودے لگائے۔ جس میں 40 انصار نے حصہ لیا۔

ماہ فروری مجلس مقامی ربوہ کے تحت 25 محلہ جات کی طرف سے 28 وقار عمل کئے گئے جن میں 749 انصار نے حصہ لیا۔

13 مارچ مجلس مقامی ربوہ کے تحت یمن بلاک نے وقار عمل کیا۔ گلیوں، سڑکوں، نالیوں اور ماحول کی صفائی کی گئی۔ 8 حلقہ جات کے 223 انصار نے حصہ لیا۔

ماہ فروری میں نظامت اعلیٰ ضلع عمرکوٹ کے زیر اہتمام 395 مریضوں کا علاج، 213 مریضوں کی عیادت، 100 پڑوسیوں سے حسن سلوک، مبلغ 50670 روپے غرباء و مستحقین کی مالی مدد اور 56 جوڑے کپڑوں کے مستحقین کو دیئے گئے۔

22 فروری کو مجلس 194 رب لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد کے زیر اہتمام مثالی وقار عمل ہوا۔ مقامی قبرستان کی صفائی قبروں کی درستگی، جگہ کی ہمواری اور جھاڑیوں وغیرہ کے کاٹنے کا کام کیا گیا۔ تینوں حلقوں سے 25 انصار اور 15 خدام نے وقار عمل میں حصہ لیا۔

22 فروری میں مجلس گلشن پارک لاہور نے وقار عمل کیا جس کے تحت گھروں کے سامنے کا حصہ صاف کیا جس میں مجموعی حاضری 131 رہی۔

22 فروری مجلس رچنا ٹاؤن لاہور نے وقار عمل کیا جس میں بیت الذکر کی صفائی کی گئی۔ مجموعی حاضری 17 رہی۔

28 فروری کو مجلس واہ کینٹ کے زیر اہتمام انفرادی وقار عمل ہوا جس میں 65 انصار نے حصہ لیا۔

ذہانت و صحت جسمانی

15 فروری مجلس رچنا ٹاؤن لاہور نے بمقام کالرمیں اپنی پکنک منائی۔ ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ 12 انصار نے حصہ لیا۔

15 مارچ مجلس گوجرانوالہ غربی کے 13 انصار نے نظامت ضلع کے زیر انتظام ہونے والی سیر اور پکنک میں شرکت کی۔

15 مارچ مجلس رفاہ عام سوسائٹی کراچی کو قائد پارک میں ورزشی مقابلہ جات میں 6 انصار نے حصہ لیا۔

امامت کی ضرورت واہمیت

مولانا ابوالکلام آزاد خلافت کی ضرورت اور امیر اور سربراہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اس نظام میں پہلی چیز ''جماعت'' ہے ......غور کرو دنیا کا کون سا کام ایسا ہے جس کو بلا اجتماع و جماعت کے انجام دیا جا سکتا ہے۔ جماعت کی زیادہ دقیق اور فلسفیانہ تعریف چھوڑ دو۔ صاف اور سیدھے سادھے معنی جو ہو سکتے ہیں۔ صرف انہی پر غور کرلو۔ سوسائٹی، پارٹی، کمیٹی، کلب، انجمن، کانفرنس، پارلیمنٹ بلکہ قوم، ملک، فوج ان سب سے مقصود کیا ہے؟ یہی کہ ''جماعت'' اور ''التزام جماعت'' وحشی قوموں تک کو دیکھتے ہو کہ جنگل کے درختوں کے نیچے اکٹھے ہو جاتے ہیں اور مل جل کر اپنے معاملات کا فیصلہ کرتے ہیں۔ پھر جماعت بے سود ہے اگر اس کا نظام نہ ہو اور کوئی سردار و رہنما نہ ہو۔ تم پانچ آدمیوں کی بھی کوئی مجلس منعقد کرتے ہو تو سب سے پہلے ایک پریذیڈنٹ کا انتخاب کرتے ہو اور کہتے ہو کہ جب تک کسی کو صدر مجلس نہ مان لیں گے یہ پانچ آدمیوں کی مجلس بھی باقاعدہ کام نہ کر سکے گی۔ فوج ترتیب دیتے ہو تو دس آدمیوں کو بھی بغیر ایک افسر کے نہیں چھوڑتے اس کی اطاعت ماتحتوں کے لئے فرض سمجھتے ہو اور یقین کرتے ہو کہ بغیر اس کے فوج کا نظام قائم نہیں رہ سکتا۔ پانچ دس آدمی بھی اگر بغیر امیر کے کام نہیں کر سکتے تو قومیں کیونکر اپنے فرائض بلا امیر کے انجام دے سکتی ہیں؟ اس سے بھی سادہ تر مثال یہ ہے کہ اپنے اپنے گھروں اور خاندانوں کو دیکھو! خود تمہارا گھر بھی تو ایک چھوٹی سی آبادی ہے؟ اگر بیوی تمہارا حکم نہ مانے تو تم کیوں بگڑتے ہو! اگر گھر کے لوگ تمہارے کہنے پر نہ چلیں تو تم کیوں لڑتے ہو! تم کہتے ہو کہ فلاں گھر میں امن و انتظام نہیں۔ روز خانہ جنگی ہوتی ہے سب کیوں ہے؟ صرف اس لئے کہ اَلْجَمَاعَةُ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ پر عمل نہیں ہو رہا۔ کوئی جماعت امن و نظم وضبط پا نہیں سکتی۔ جب تک اس کا کوئی امیر نہ ہو، اور جب تک امیر کی اطاعت نہ کی جائے۔ گھر اور خاندان بھی ایک چھوٹی سی جماعت ہے تم گھر کے بڑے ہو یعنی امیر ہو۔ پس گھر کی عافیت و کامیابی اس پر موقوف ہے کہ سب تمہاری سنیں اور تمہارے کہنے پر چلیں''

(مسئلہ خلافت صفحہ 50-51 ناشر مکتبہ جمال لاہور)

Editor: Mahmood Ahmad Ashraf
Monthly
ANSARULLAH
Regd #: FR - 8

ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org
Ph: 047-6212982
Fax: 047-6214631

May 2015 / Rajab - Shaban 1436 / Hijrat 1394

سہ ماہی میٹنگ ناظمین علاقہ واضلاع مؤرخہ 8/مارچ 2015ء

محترم صدر مجلس انصاراللہ پاکستان ہدایات دیتے ہوئے

شرکائے میٹنگ